بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 49

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری ● 5 فتح 1398 ہجری شمسی ● 5 دسمبر 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنۡ یَّنۡصُرۡکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمۡ ۚ وَاِنۡ یَّخۡذُلۡکُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○

(آل عمران:160)

ترجمہ: اگر اللہ تمہاری نصرت کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے خلاف تمہاری مدد کرے گا اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 نومبر 2019 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یاد رکھو کہ متقی کا یہ کام نہیں کہ وہ اُن لوگوں سے جھگڑے اور مقابلہ کرے جو قرب الٰہی کا درجہ رکھتے ہیں

مومن کے مقابلہ کے وقت ڈرو اور اِتَّقُوۡا کے مصداق بنو، ایسا نہ ہو کہ تم جھوٹے نکلو اور پھر اس غلط کاری کے بدترین نتائج بھگتو، کیونکہ مومن تو اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مومن کی فراست سے ڈرنا چاہئے

جیسے آیا ہے کہ اِتَّقُوۡا فِرَاسَۃَ الۡمُؤۡمِنِ یعنی مومن کی فراست سے بچو، کیونکہ تمہاری آورد ہے اور اس کی آمد۔ تمہارا اقال ہے اس کا حال۔ جیسے ایک گھڑی چلتی ہے اس کے پرزے تو اسے چلاتے رہیں گے۔ ابر میں تم تین بجے کی جگہ سات بجے کا وقت کہہ سکتے ہو مگر گھڑی جو اسی مطلب کے لئے بنائی گئی ہے وہ تو ٹھیک وقت بتلائے گی اور خطا نہ کرے گی۔ پس اگر اس سے جھگڑو گے تو بجز خفت کے کیا لوگے؟ اسی طرح سے یاد رکھو کہ متقی کا یہ کام نہیں کہ وہ ان لوگوں سے جھگڑے اور مقابلہ کرے جو قرب الٰہی کا درجہ رکھتے ہیں اور دنیا میں مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ پس مومن کے مقابلہ کے وقت ڈرو اور اِتَّقُوۡا کے مصداق بنو۔ ایسا نہ ہو کہ تم جھوٹے نکلو اور پھر اس غلط کاری کے بدترین نتائج بھگتو۔ کیونکہ مومن تو اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے اور وہ نور تم کو نہیں ملا۔ اس لئے تم ٹیڑھے چل سکتے ہو مگر مومن ہمیشہ سیدھا ہی چلتا ہے۔ تم خود ہی بتلاؤ کہ کیا وہ شخص جو ایک تاریکی میں چل رہا ہے اس آدمی کا مقابلہ کرسکتا ہے جو چراغ کی روشنی میں جا رہا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ فرمایا ہے هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ (الانعام:51) کیا اندھا اور بینا مساوی ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس جب ہم اس بات کو دیکھتے ہیں تو پھر کس قدر غلطی ہے کہ ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

غرض یہ ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرنا چاہیے اور مقابلہ مومن کے لئے تیار ہو جانا دانشمند انسان کا کام نہیں ہے اور مومن کی شناخت انہیں آثار ونشانات سے ہوسکتی ہے جو ہم نے ابھی بیان کئے ہیں۔ اسی فراست الٰہیہ کا رعب تھا جو صحابہ کرامؓ پر تھا اور ایسا ہی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ رعب بطور نشان الٰہی آتا ہے۔ وہ پوچھ لیتے تھے کہ اگر یہ وحی الٰہی ہے تو ہم مخالفت نہیں کرتے اور وہ ایک ہیبت میں آجاتے تھے۔

متکلم کے قدر کے موافق اس کے کلام میں ایک عظمت اور ہیبت ہوتی ہے۔ دیکھو دنیاوی حکام کے سامنے جاتے وقت بھی ایک تکلیف اور رعب ہوتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ ان کے ہاتھ میں قلم ہے۔ اسی طرح پر جو لوگ یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ مومن کے ساتھ خدا ہے وہ اس کی مخالفت چھوڑ دیتے ہیں اور اگر سمجھ میں نہ آئے تو تنہا بیٹھ کر اس پر غور کرتے ہیں۔ اور مقابلہ کر کے سوچتے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہوتا ہے کہ واقفِ راہ اور روشنی والے کے، دوسرے تابع ہو جاویں اور یہی حدیث اِتَّقُوۡا فِرَاسَۃَ الۡمُؤۡمِنِ کا منشاء اور مفہوم ہے۔ یعنی جب مومن کچھ بیان کرے تو خدائے تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ جو کچھ بولتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بولتا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ مومن جب خدا سے محبت کرتا ہے تو الٰہی نور کا اس پر احاطہ ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ نور اس کو اپنے اندر چھپا لیتا ہے اور اس کی بشریت کو ایک حد تک بھسم کر جاتا ہے۔ جیسے آگ میں پڑا ہوا لوہا ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ عبودیت اور بشریت معدوم نہیں ہو جاتی۔ یہی وہ راز ہے جو قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ (الکہف:111) کی تہ میں مرکوز ہے۔ بشریت تو ہوتی ہے مگر وہ الوہیت کے رنگ کے نیچے متواری ہو جاتی ہے اور اس کے تمام قویٰ اور اعضاء للّٰہی راہوں میں خدا تعالیٰ کے ارادوں سے پُر ہو کر اس کی خواہشوں کی تصویر ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وہ امتیاز ہے جو اس کو کروڑ ہا مخلوق کی روحانی تربیت کا کفیل بنا دیتا ہے اور ربوبیت تامہ کا ایک مظہر قرار دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کبھی بھی ایک نبی اس قدر مخلوقات کے لئے ہادی اور رہبر نہ ہو سکے۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 103 تا 104، مطبوعہ 2018 قادیان)

ضروری اعلان بابت جلسہ سالانہ قادیان

دسمبر 2019 میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق اخبار بدر قادیان میں اعلان ہوتا رہا ہے کہ یہ جلسہ 125 واں جلسہ سالانہ ہے۔ اس تاریخی جلسہ کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض خصوصی پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جس کی اطلاع بذریعہ سرکلر جماعتوں کو دی گئی ہے۔ اسی دَوران ''شعبہ تاریخ احمدیت قادیان'' کی تحقیق وجائزہ کی روشنی میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ اطلاع دی گئی کہ: **2019 میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ 125 واں جلسہ سالانہ نہیں بلکہ 126 واں جلسہ سالانہ ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کی منظوری مرحمت فرمائی اور پروگراموں کو بھی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قارئین بدر مطلع رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی
اور نظامِ خلافت سے وابستہ ہو کر اس کی برکات سے فیضیاب ہو رہی ہیں

اس کے شکرانے کے طور پر اس فیض کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرنا ہر احمدی عورت کی بنیادی ذمہ داری ہے

آپ نے اعمال صالحہ بجالانے ہیں، اپنے نیک نمونہ اور نیک نصیحت سے اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنی ہے
ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے، نیز اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے دعائیں کرنی ہیں

ہر احمدی ماں کا فرض ہے کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی نئی ایجادات کی برائیوں سے بچائے
اور اپنی دینی اصلاح اور روحانیت میں ترقی کی فکر کرے تاکہ احمدیت کی پاکیزہ تعلیم کا اثر آپ کے وجود میں ظاہر ہو
اور آپ اپنے ماحول میں دوسروں سے ممتاز دکھائی دیں

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے اجتماع 2019ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرفت انگیز خصوصی پیغام

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شریک سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

یہ دور جس سے ہم گزر رہے ہیں بہت ہی مبارک دور ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے اس پیارے مسیح اور مہدی کا ظہور ہوا جس نے کل عالم کو عالمی وحدت کی لڑی میں پرو کر حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا تھا۔ آپ آئے اور متقیوں کی ایک بڑی جماعت قائم کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کے بعد خلافتِ احمدیہ کا دائمی سلسلہ شروع ہوا جس کا پانچواں بابرکت دور خدا تعالیٰ کی بھرپور تائیدات سے اس وقت جاری ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی اور نظامِ خلافت سے وابستہ ہو کر اس کی برکات سے فیضیاب ہو رہی ہیں۔ اس کے شکرانے کے طور پر اس فیض کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرنا ہر احمدی عورت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ آپ نے اعمال صالحہ بجالانے ہیں۔

اپنے نیک نمونہ اور نیک نصیحت سے اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنی ہے۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے۔ نیز اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے دعائیں کرنی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔‘‘ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

اسی طرح آج کل انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہو رہا ہے جس کے بڑے منفی اثرات ظاہر ہو رہے ہیں مثلاً وقت کا ضیاع، اخلاق کی خرابی اور مذہب سے دوری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ہر احمدی ماں کا فرض ہے کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی نئی ایجادات کی برائیوں سے بچائے اور اپنی دینی اصلاح اور روحانیت میں ترقی کی فکر کرے تاکہ احمدیت کی پاکیزہ تعلیم کا اثر آپ کے وجود میں ظاہر ہو اور آپ اپنے ماحول میں دوسروں سے ممتاز دکھائی دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔‘‘ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 473)

پس تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں۔ اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں۔ انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں۔ ان کا دینی علم بڑھائیں۔ انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں۔ انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تاکہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں۔

اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 20؍اگست 2019)

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالبِ دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالبِ دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ جمعہ

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) بن عبداللہ بن ابی بن سلول کا ذکرِ خیر

حضرت عبداللہؓ کے والد رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی اسلام مخالف تکلیف دہ کارروائیاں اور اس کے مقابل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عفو و درگزر اور اُس پر کی جانے والی بے مثال شفقتوں کا تذکرہ

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مولانا محمد عمر صاحب کیرالہ انڈیا، مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سابق مینیجر و پبلشر ماہنامہ انصار اللہ پاکستان، مکرم راجہ مسعود احمد صاحب سابق سیکرٹری وصایا یوکے اور مکرمہ صالحہ انور ابڑو صاحبہ اہلیہ انور ابڑو صاحب سندھ، پاکستان کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15؍نومبر 2019ء بمطابق 15؍نبوّت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

بدری صحابہؓ کے متعلق مَیں نے خطبات کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اس کے متعلق گذشتہ خطبہ جو مَیں نے دیا وہ جرمنی میں تھا اس میں حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی بن سلول کا ذکر چل رہا تھا اور اس ضمن میں حضرت عبداللہؓ کے باپ عبداللہ بن اُبی بن سلول کا ذکر جہاں مَیں نے ختم کیا تھا وہ جنگِ احد کے حوالے سے ہوا تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کی بات مان کر مدینے سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو عبداللہ بن ابی پہلے تو اپنے ساتھیوں سمیت ساتھ چل پڑا لیکن احد کے دامن میں پہنچ کر اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر غدّاری دکھاتے ہوئے مدینے کی طرف یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی اور مدینے میں رہ کر دشمن کا دفاع نہیں کیا جو ہم چاہتے تھے اور یہ بھی کہا کہ یہ بھی کوئی لڑائی ہے۔ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات ہے اور وہ کہنے لگا کہ مَیں اس ہلاکت میں اپنے آپ کو نہیں ڈالتا۔ بہرحال اس کے دل میں شروع سے ہی نفاق تھا، منافقت تھی اور منافق بزدل ہوتا ہے اور یہ بزدلی یہاں آ کے ظاہر بھی ہو گئی۔ بہرحال اس کے اپنے ساتھیوں سمیت جانے کے بعد مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو رہ گئی تھی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 487)

اس کے باوجود جب جنگ ہوئی ہے تو اس میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری تھا۔ تقریباً فتح ہو گئی تھی لیکن آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر پوری طرح عمل نہ کرنے کی وجہ سے اور درّہ چھوڑنے کی وجہ سے مسلمانوں کو بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ اس صورتِ حال کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول کا جو رویہ تھا کس طرح کا تھا اور کس کس طرح اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے بارے میں تکلیف دہ اور استہزا کی باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اس کی کچھ تفصیل اب مَیں بیان کروں گا۔ اس میں حضرت عبداللہؓ کی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے لیے اپنے باپ کے خلاف کوئی بھی قدم اٹھانے میں کوئی امر مانع نہ تھا اگر وہ اسلام کی عزت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملے کرتا۔

اس بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں شروع کا جو ذکر ہے کہ کس طرح ان لوگوں نے تمسخر اڑانا شروع کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ غزوۂ احد کے بعد مدینے کے یہود اور منافقین جو جنگِ بدر کے نتیجے میں کچھ مرعوب ہو گئے تھے اب کچھ دلیر ہو گئے بلکہ عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں نے تو کھلم کھلا تمسخر اڑانا اور طعنے دینا شروع کر دیے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 506) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے صرفِ نظر ہی فرماتے رہے اور بجائے اس کے کہ اس نرمی کے سلوک سے ان کو کچھ شرمندگی ہوتی یہ لوگ ڈھٹائی میں اور دریدہ دہنی میں بڑھتے چلے گئے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کی دریدہ دہنی اور اس کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور فدائیت کا اظہار اس ایک واقعے سے ہو جاتا ہے کہ 5؍ہجری میں غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن مریسیع میں قیام فرمایا۔ یہ بنو مصطلق کے پانی کے ایک چشمے کا نام ہے۔ مگر اس قیام کے دوران منافقین کی طرف سے ایک ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا جس سے قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موقع شناسی اور آپؐ کے مقناطیسی اثر نے اس فتنے کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچا لیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جَہجَاہُ نامی تھا وہ مریسیع کے مقامی چشمے پر پانی لینے کے لیے گیا۔ اتفاقاً اس وقت ایک دوسرا شخص سنان نامی بھی پانی لینے کے لیے وہاں پہنچا جو انصار کے حلیفوں میں سے تھا۔ یہ دونوں شخص جاہل تھے اور بالکل عامی لوگوں میں سے تھے۔ چشمے پر یہ دونوں شخص آپس میں جھگڑ پڑے اور جَہجَاہُ نے سنان کو ایک ضرب لگائی، اس کو مارا۔ بس پھر سنان نے زور زور سے شور مچانا شروع کر دیا، چلّانا شروع کر دیا کہ اے انصار کے گروہ! میری مدد کو پہنچو کہ مَیں پِٹ گیا اور مجھ پر حملہ ہو گیا۔ جب جَہجَاہُ نے دیکھا کہ سنان نے اپنی قوم کو بلایا ہے تو وہ بھی جاہل آدمی تھا، اس نے بھی اپنی قوم کے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا کہ اے مہاجرین! بھاگو دوڑو۔ انصار اور مہاجرین کے کانوں میں یہ آوازیں پہنچیں تو وہ اپنی تلواریں لے کر بے تحاشا اس چشمے کی طرف لپکے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ایک اچھا خاصا مجمع جمع ہو گیا اور قریب تھا کہ بعض جاہل نوجوان ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جاتے لیکن اتنے میں بعض سمجھدار اور مخلص مہاجرین و انصار بھی موقعے پر پہنچ گئے اور انہوں نے فوراً لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے صلح صفائی کروا دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک جاہلیت کا مظاہرہ ہے اور اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور بہرحال اس طرح معاملہ بہرحال رفع دفع ہو گیا لیکن جب منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی بن سلول کو جو اس غزوے میں شامل تھا جو بنو مصطلق میں تھا، جس میں آپ گئے تھے اس میں شامل تھا اس واقعے کی اطلاع پہنچی تو اس بدبخت نے اس فتنے کو پھر جگانا چاہا اور اپنے ساتھیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ اکسایا اور یہ کہا کہ یہ سب تمہارا قصور ہے کہ تم نے ان بے خانماں، بے سہارا مسلمانوں کو پناہ دے کر ان کو سر پر چڑھا لیا ہے۔ اب بھی تمہیں چاہیے کہ ان کی مدد سے ان کی اعانت سے دست بردار ہو جاؤ۔ پھر یہ خود بخود مدینے کو چھوڑ چھاڑ کر چلے جائیں گے اور بالآخر اس بدبخت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ (المنافقون: 9) کہ قرآن شریف میں، سورۃ المنافقون میں ہے کہ یعنی دیکھو تو اب مدینے میں جا کر عزت والا شخص یا گروہ جو ہے وہ ذلیل شخص یا گروہ کو اپنے شہر سے باہر نکال دیتا ہے کہ نہیں؟ اس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقم بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا اس نے عبداللہ کے منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ الفاظ سنے تو بے تاب ہو گیا اور فوراً اپنے چچا کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع دی۔ اب یہ دیکھیں کہ بچے بھی کس حد تک اخلاص اور وفا رکھتے تھے اور بڑے ہوشیار رہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ کیا بات غلط ہے اور کیا صحیح۔ بہرحال اس نے اپنے چچا کو اطلاع دی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمرؓ بھی بیٹھے تھے۔ وہ یہ الفاظ سن کر غصے اور غیرت سے بھر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس منافق فتنہ پرداز کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا عمر! جانے دو۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا پھرتا ہے۔ پھر آپؐ نے عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ بات مَیں نے سنی ہے۔ وہ سب قسمیں کھا گئے کہ ہم نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی۔ بعض انصار نے بھی بطریق سفارش، سفارش کے طور پر یہ عرض کیا کہ زید بن ارقم کو غلطی لگی ہو گی یہ اس طرح بات نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے اس وقت عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کے بیان کو قبول فرما لیا اور زید کی بات ردّ کر دی جس سے زیدؓ کو سخت تکلیف پہنچی اور صدمہ ہوا مگر بعد میں قرآنی وحی نے جو آیت مَیں نے پڑھی ہے زیدؓ کی بات کی تصدیق فرمائی اور منافقین کو جھوٹا قرار دیا۔

اِدھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی وغیرہ کو بلا کر اس بات کی تصدیق شروع فرما دی اور اُدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمایا کہ اسی وقت لوگوں کو کُوچ کا حکم دو۔ یہ وقت دوپہر کا تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً دوپہر کو کُوچ نہیں فرمایا کرتے تھے، سفر نہیں شروع کیا کرتے تھے کیونکہ عرب کے موسم کے لحاظ سے یہ وقت سخت گرمی کا وقت ہوتا ہے اور اس میں سفر کرنا بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے حالات کے مطابق یہی مناسب خیال فرمایا کہ ابھی یہاں سے روانہ ہو جایا جائے۔ چنانچہ آپؐ کے حکم کے ماتحت فوراً اسلامی لشکر واپسی کے لیے تیار ہو گیا۔ غالباً اسی موقعے پر اُسید بن حضیر انصاریؓ جو قبیلہ اوس کے نہایت نامور رئیس تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! آپؐ تو عموماً ایسے وقت میں سفر نہیں فرمایا کرتے آج کیا معاملہ ہے کہ اس وقت دوپہر کو سفر شروع کرنے لگے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اُسید! کیا تم نے نہیں سنا کہ عبداللہ بن ابی نے کیا الفاظ کہے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ

ہم مدینہ چل لیں وہاں پہنچ کر عزت والا شخص ذلیل شخص کو باہر نکال دے گا۔ اُسید نے بے ساختہ عرض کیا کہ ہاں یا رسولؐ اللہ! ٹھیک ہے۔ یہ بات تو ہے لیکن آپؐ چاہیں تو بے شک عبداللہ کو مدینے سے باہر نکال سکتے ہیں کیونکہ واللہ! عزت والے آپؐ ہیں وہ نہیں اور وہی ذلیل ہے۔ پھر اُسید بن حضیر نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! آپؐ جانتے ہیں کہ آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے عبداللہ بن ابی اپنی قوم میں بہت معزز تھا اور اس کی قوم اس کو اپنا بادشاہ بنانے کی تجویز میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے اس کی کوششیں جو خاک میں مل گئیں۔ پس اس وجہ سے اس کے دل میں آپ کے متعلق حسد بیٹھ گیا ہے۔ اس لیے آپؐ اس کی اس بکواس کی کچھ پروا نہ کریں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ تھوڑی دیر میں عبداللہ بن ابی کا لڑکا جس کا نام حباب تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر عبداللہ کر دیا تھا یعنی یہی حضرت عبداللہؓ جن کا ذکر ہو رہا ہے۔ وہ ایک نہایت مخلص صحابی تھے، گھبرائے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسولؐ اللہ! مَیں نے سنا ہے کہ آپؐ میرے باپ کی گستاخی اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپؐ کا یہی فیصلہ ہے تو آپؐ مجھے حکم فرمائیں مَیں ابھی اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپؐ کے قدموں میں لا ڈالتا ہوں مگر آپؐ کسی اَور کو ایسا ارشاد نہ فرمائیں کیونکہ مَیں ڈرتا ہوں کہ جاہلیت کی کوئی رگ کسی وقت میرے بدن میں جوش مارے اور مَیں اپنے باپ کے قاتل کو کوئی نقصان پہنچا بیٹھوں اور خدا کی رضا چاہتا ہوا بھی جہنم میں جا گروں۔ چاہتا تو مَیں یہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کروں لیکن ایک مسلمان کو قتل کر کے مَیں جہنم میں چلا جاؤں۔ آپؐ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا کہ ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے بلکہ ہم بہرحال تمہارے والد کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کریں گے۔

مگر عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو اپنے باپ کے خلاف اتنا جوش تھا کہ جب لشکرِ اسلامی مدینے کی طرف لوٹا تو عبداللہ اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم! مَیں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں اور تم ذلیل ہو اور عبداللہ نے اس اصرار سے اپنے باپ پر زور ڈالا کہ آخر اس نے مجبور ہو کر یہ الفاظ کہہ دیے جس پر عبداللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 557، 559 تا 561)

ابن سعد نے ان الفاظ میں یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کُوچ کا حکم دیا تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے اپنے والد کا راستہ روک لیا اور اونٹ سے نیچے اتر آئے اور اپنے والد سے کہنے لگے کہ جب تک تم یہ اقرار نہیں کرتے کہ تُو ذلیل ترین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عزیز ترین ہیں تب تک مَیں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھ لیا۔ فرمایا اسے چھوڑ دو۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری عمر کی قسم! ہم اس سے ضرور اچھا برتاؤ کریں گے جب تک یہ ہمارے درمیان زندہ ہے۔ (الطبقات الکبریٰ جزء 2 صفحہ 50 غزوۃ رسول اللہ المریسیع، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) یہ طبقات الکبریٰ میں درج ہے اور اس کے علاوہ یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ کے والد عبداللہ بن ابی نے یہ کہا کہ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ۔ یعنی عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو اپنے شہر سے باہر نکال دے گا تو حضرت عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہی ذلیل ہے اور آپ ہی عزیز ہیں۔ خود بیٹے نے اپنے باپ کے بارے میں کہا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء ثالث صفحہ 941 "عبداللہ بن عبداللہ انصاری" دار الجیل بیروت)

پھر ایک ناپاک تہمت جو منافقین کی طرف سے لگائی گئی، واقعۂ افک سے اس کا تعلق ہے جس کا بانی مبانی عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا۔ غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر افک کا واقعہ پیش آیا جس میں حضرت عائشہؓ کی ذات پر گندے الزامات لگائے گئے تھے اور اس تہمت کا بانی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ واقعۂ افک کے متعلق گذشتہ سال کے آخر میں ایک خطبے میں تفصیل بیان کر چکا ہوں (خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ردسمبر 2018ء، الفضل انٹرنیشنل 4 رجنوری 2019) لیکن اس حوالے سے بھی یہاں کچھ بیان کر دیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ کی روایت بھی یہی ہے۔ وہ پوری روایت تو نہیں اس کا کچھ حصہ بیان کروں گا۔

آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو آپؐ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ پھر جس کا قرعہ نکلتا آپؐ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ چنانچہ اس سفر میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا گیا تو میرا قرعہ نکلا۔ مَیں آپؐ کے ساتھ گئی۔ اس وقت حجاب کا حکم اتر چکا تھا۔ پردے کا حکم آ گیا تھا۔ مَیں ہودج میں بٹھائی جاتی اور ہودج سمیت اتاری جاتی رہی۔ ایک بند کرسی تھی، پردے لٹکے ہوتے تھے، اس میں بٹھایا جاتا اور وہ اونٹ پر رکھ دیا جاتا تھا۔ کہتی ہیں ہم اسی طرح سفر میں رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہم سے فارغ ہوئے اور واپس آئے اور ہم مدینے کے قریب ہی تھے کہ ایک رات آپؐ نے کوچ کا حکم دیا۔ جب لوگوں نے کُوچ کا اعلان کیا تو مَیں بھی چل پڑی اور فوج سے آگے نکل گئی۔ حاجت کی ضرورت تھی، جب مَیں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور مَیں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو کیا دیکھتی ہوں کہ کالے نگینوں کا ایک ہار تھا وہ ٹوٹ کر میرے گلے سے گر گیا ہے۔ مَیں واپس لوٹی۔ اپنا ہار ڈھونڈنے لگی۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرے اونٹ کو تیار کرتے تھے، آئے اور انہوں نے میرا ہودج اٹھا لیا اور وہ ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر مَیں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ سمجھے کہ مَیں اسی میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ بہرحال انہوں نے اونٹ کو اٹھا کر چلا دیا اور خود بھی چل پڑے۔ جب سارا لشکر گزر چکا تو اس کے بعد مَیں نے اپنا گما ہوا ہار جو تھا اس کو پا لیا۔ دیکھ لیا اٹھا لیا۔ مجھے مل گیا۔ پھر مَیں اپنے اس ڈیرے کی طرف گئی، اس جگہ گئی جس میں مَیں تھی اور مَیں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے اور میرے پاس لوٹ آئیں گے۔ کہتی ہیں مَیں ڈیرے پر گئی تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا تو پھر مَیں نے بہرحال یہی خیال کیا کہ مجھے جب ہودج میں نہیں دیکھیں گے تو واپس میری طرف آئیں گے۔ کہتی ہیں مَیں بیٹھی ہوئی تھی تو اسی اثنا میں آنکھ لگ گئی اور مَیں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی فوج کے پیچھے یہ دیکھنے کے لیے رہا کرتے تھے کہ کوئی چیز پیچھے تو نہیں رہ گئی۔ کہتے ہیں وہ صبح ڈیرے پر آئے جہاں ہمارا پڑاؤ تھا اور انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا وجود دیکھا اور میرے پاس آئے اور حجاب کے حکم سے پہلے کیونکہ وہ مجھے دیکھا کرتے تھے تو انہوں نے جب دیکھا کہ مَیں ہوں تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا۔ ان کے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھنے پر مَیں جاگ گئی۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی اور مَیں اس پر سوار ہو گئی۔ وہ اونٹنی کی نکیل پکڑ کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم اس وقت فوج میں پہنچے جب لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لیے ڈیروں میں تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہو گیا۔ یعنی الزام لگا کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا اور اس تہمت کا بانی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ بہرحال کہتی ہیں ہم مدینے پہنچے۔ مَیں وہاں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ کسی وجہ سے بیمار ہو گئی تھی۔ میری اس بیماری کے اثنا میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا لوگ چرچا کرتے رہے اور جو بات ان کو نہیں پتا لگا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں لیکن اس اثنا میں کہتی ہیں جو بات مجھے شک میں ڈالتی تھی وہ یہ تھی کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہ دیکھتی تھی جو مَیں آپؐ سے اپنی بیماری میں دیکھا کرتی تھی۔ آپؐ صرف اندر آتے اور السلام علیکم کہتے۔ پھر پوچھتے اب وہ کیسی ہے؟ کہتی ہیں مجھے اس تہمت کا کچھ بھی علم نہیں تھا۔ کہتی ہیں ایک دن ام مسطح کے ساتھ مَیں باہر گئی۔ رفع حاجت کے لیے باہر جایا کرتے تھے۔ تب اس نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات سنائی۔ جب مَیں اپنے گھر لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور آپؐ نے السلام علیکم کہا اور آپؐ نے پوچھا اب تم کیسی ہو؟ مَیں نے اس پر عرض کیا کہ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے دیں۔ آپؐ نے مجھے اجازت دے دی۔ مَیں اپنے والدین کے پاس آئی تو مَیں نے اپنی ماں سے پوچھا لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا بیٹی اس بات سے اپنی جان کو جنجال میں نہ ڈالو۔ اطمینان سے رہو۔ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا سبحان اللہ! لوگ ایسی بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ کہتی تھیں کہ جب مجھے یہ پتا لگا کہ میرے پہ یہ تہمت لگی ہے تو مَیں نے وہ رات اس طرح کاٹی کہ صبح تک نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ بہرحال اس تہمت کی باتیں ہوتی رہیں بعض صحابہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا اور کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو جو ذاتی خدمت کے لیے حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھیں ان کو بلایا اور آپؐ نے کہا کہ بریرہ کیا تم نے اس میں یعنی حضرت عائشہ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شبہ میں ڈالے؟ بریرہ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ کوئی ایسی بات میں نے نہیں دیکھی اور کہنے لگی کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مَیں نے حضرت عائشہؓ میں اس سے زیادہ کوئی اور بات نہیں دیکھی جس کو مَیں ان کے لیے معیوب سمجھوں یعنی سب سے بڑی کمزوری جو مَیں نے دیکھی ہے وہ یہی ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں۔ لڑکپن ہے اور نیند زیادہ آتی ہے اور آٹا چھوڑ کر بعض دفعہ سو جاتی ہیں اور گھر میں بکری آتی ہے اور وہ کھا جاتی ہے یعنی کہ بس بے احتیاطی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں یا ان کو نیند زیادہ آتی ہے۔ یہ سن کر اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب فرمایا اور عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے شخص کو کون سنبھالے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے دکھ دیا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں اور ان لوگوں نے جس پر الزام لگایا تھا اس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کی بابت بھی مجھے بھلائی کے سوا کوئی علم نہیں اور میرے گھر والوں کے پاس جب بھی وہ آیا کرتے ہیں تو میرے ساتھ ہی آتے تھے کبھی اکیلے نہیں آئے۔

بہرحال مختصر یہ کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بھی براہِ راست اس بارے میں پوچھا تو مَیں نے کہا کہ بخدا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ لوگوں نے وہ بات سنی ہے جس کا لوگ آپس میں تذکرہ کرتے ہیں۔ باتیں کر رہے ہیں۔ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ اگر مَیں آپؐ سے یہ کہوں کہ مَیں بَری ہوں مَیں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اور اللہ جانتا ہے کہ مَیں فی الواقعہ بَری ہوں۔ آپؐ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر مَیں آپؐ کے پاس کسی بات کا اقرار کر لوں حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں بَری ہوں۔ مَیں نے کوئی ایسی بات نہیں کی مگر آپؐ اس اقرار میں مجھے سچا سمجھ لیں گے کیونکہ لوگوں میں یہ اتنا مشہور ہو چکا ہے۔ ہر ایک قائل ہو چکا

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیومتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ہے۔ بعض صحابہ جو ہیں وہ بھی ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ پھر کہتی ہیں مَیں نے کہا اللہ کی قسم! مَیں اپنی اور آپ کی کوئی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کی۔ انہوں نے کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ کہ صبر کرنا ہی اچھا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہیے اس بات میں جو تم لوگ بیان کر رہے ہو۔ یہ سورۂ یوسف میں ہے۔ اس کے بعد کہتی ہیں مَیں ایک طرف ہٹ کر اپنے بستر پر آ گئی اور مَیں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضرور بَری کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے گا کہ مَیں اس الزام سے بری ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد، جب مَیں نے یہ بات کہی اس کے بعد اللہ کی قسم! آپؐ ابھی بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے جب آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کہی ہے۔ تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ بھی تھے اور عائشہؓ کی والدہ بھی تھیں، دونوں تھے۔ کہتی ہیں کہ آپ، نہ گھر والے بھی کوئی اور نہ اہلِ بیت میں سے کوئی باہر گیا تھا، سب گھر والے وہیں تھے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور سخت تکلیف آپؐ کو ہوا کرتی تھی جب وحی ہوتی تھی۔ وہ آپؐ کو ہونے لگی۔ جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا تھا۔ کہتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپؐ مسکرا رہے تھے اور پہلی بات جو آپؐ نے فرمائی یہ تھی کہ عائشؓہ! اللہ کا شکر بجا لاؤ کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت کر دی ہے۔ میری ماں نے مجھ سے کہا کہ اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ مَیں نے کہا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ مَیں ان کے پاس اٹھ کر نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی تھی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ کہ وہ لوگ جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود بہرحال یہ بریت ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کر دیا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما دی بلکہ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا یا کسی اَور رنگ میں بتا دے گا۔ یہ مجھے امید نہیں تھی کہ قرآن کریم کی آیت اس بارے میں اتر آئے گی۔ (صحیح بخاری کتاب الشہادات باب تعدیل النساء بعضھن بعضا حدیث نمبر 2661)

تو یہ معاملہ ختم ہوا اور یہ الزامات لگتے رہے اور مختلف حرکتیں ہوتی رہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود اس رئیس المنافقین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین کا جو سلوک تھا وہ کیا تھا؟ حضرت عبداللہؓ کے والد کی جو وفات ہوئی یعنی عبداللہ بن ابی کی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کی نمازِ جنازہ کے لیے درخواست کی۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ آپؐ اپنی قمیض عنایت فرمائیں تا کہ وہ بطور کفن اپنے والد کے لیے استعمال کر سکے اور اس طرح شاید میرے والد سے تخفیف ہو سکے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کرتہ عنایت فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں یہ بھی الفاظ ملتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہؓ کا والد یعنی عبداللہ بن اُبی بن سلول فوت ہوا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؐ اپنی قمیض دیں تا کہ مَیں اپنے والد کو اس کے ذریعے کفن دوں اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے استغفار کر دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی قمیض عطا کی اور فرمایا کہ جب تم لوگ تجہیز و تکفین کے معاملات سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلا لینا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین کی نمازِ جنازہ سے منع کیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ مَیں ان کے لیے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی پھر جب اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کی کلیۃً ممانعت فرما دی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی نمازِ جنازہ پڑھانی بند کر دی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء ثالث صفحہ 941 ''عبداللہ بن عبداللہ انصاری'' دار الجیل بیروت)

یہ بھی روایت ہے کہ جب آپؐ پہنچے تو اس کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپؐ نے باہر نکلوایا۔ اپنی ٹانگوں پر اس کا سر رکھا اور پھر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور پھر دعا کی اور قمیض کرتہ اتار کے دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ھل یخرج المیت من القبر حدیث نمبر 1350)

ایک روایت یہ بھی ہے حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کی جنگ ہوئی تو کافروں کے قیدی لائے گئے اور عباس بھی لائے گئے ان پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کرتہ تلاش کیا لوگوں نے عبداللہ بن اُبی کا کرتہ ان کے لیے ٹھیک پایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی ان کو پہنا دیا اور اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کے لیے اس کے مرنے کے بعد اپنا کرتہ اتار کر اسے دے دیا کہ اسے پہنایا جائے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے نیک سلوک کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اس سے نیک سلوک فرمائیں۔ (بخاری کتاب الجہاد باب الکسوۃ للاساری حدیث 3008)

ایسی روایت گو کہ صحیح بخاری کے حوالے سے بھی ہے لیکن یہ اتنی authentic صحیح بھی نہیں لگتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین تھے۔ صرف اسی سلوک کی وجہ سے یہ بات یا صرف یہی بات نہیں ہو سکتی۔ ایک تو یہ ہے کہ بعضوں کے نزدیک اس وقت بدر کی جنگ میں یہ مسلمان بھی نہیں تھا اور اگر بالفرض قمیض اتار کے دی بھی تھی تو اس دوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہ بے شمار احسانات کیے تھے۔ بہرحال یہ شفقت کا سلوک تھا جو میرے خیال میں تو حضرت عبداللہؓ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹے نے جو ہر معاملے میں اسلام کی غیرت رکھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھی اور اپنے ایمان کو بچایا اور اپنے باپ پر سختی بھی کی تو اس لیے بچے کی دل داری کے لیے، بیٹے کی دل داری کے لیے یا اس کی خواہش کی وجہ سے آپؐ نے یہ قمیض اتار کے دی تھی۔

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی (یہ روایت حضرت عمرؓ نے براہ راست بھی بیان فرمائی ہے) کہ آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو مَیں آپؐ کی طرف لپکا اور مَیں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا آپؐ ابن ابی کا نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں اور اس نے تو فلاں دن یہ بات کہی تھی اور فلاں دن یہ بات کہی تھی۔ مَیں نے باتیں گنوانی شروع کر دیں۔ مَیں اس کے خلاف اس کی باتیں گننے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ۔ جب مَیں نے آپؐ سے بہت اصرار کیا تو آپؐ نے فرمایا مجھے تو اختیار دیا گیا ہے سو مَیں نے اختیار کر لیا ہے اور اگر مَیں یہ جانوں اور مجھے یہ پتا ہو کہ مَیں ستّر بار سے زیادہ اس کے لیے دعائے مغفرت کروں اور وہ بخشا جائے گا تو مَیں ضرور اس سے بھی زیادہ کروں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ پھر آپؐ لوٹ آئے اور تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سورۂ براء یعنی سورہ توبہ کی یہ دو آیتیں نازل ہوئیں کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ (التوبۃ: 84) یعنی تُو ان میں سے کسی کی بھی جو مر جائے کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھ اور تو اس کی قبر پہ کھڑا نہ ہو کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ بدعہد تھے۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ اس کے بعد مَیں نے اپنی جسارت پر تعجب کیا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بولنے کی یہ جرأت کس طرح کر لی جو مَیں نے اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دکھائی تھی اور اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من الصلاۃ علی المنافقین حدیث 1366)

یہ حضرت عبداللہؓ کے ذکر میں یہ واقعہ اب ختم ہوا۔ آئندہ صحابہ کا ذکر ہو گا جو باقی ہیں۔

اس وقت مَیں چند وفات یافتگان کے ذکر کروں گا اور جمعہ کے بعد، نمازوں کے بعد ان کا نمازِ جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

اس میں پہلا جو ذکر ہے وہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کا ہے جو مکرم مولانا محمد عمر صاحب کیرالہ انڈیا کی اہلیہ تھیں۔ 20؍اکتوبر کو 72 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ 1947ء میں آپ کیرالہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑنانا کے ذریعے آئی تھی جو کیرالہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو چنئی میں سیکرٹری مال اور کیرالہ میں لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ قرآن کریم اور تہجد کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کو بھی قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ تمام فرضی اور نفلی روزے رکھتی تھیں۔ اپنی زندگی کے آخر تک مولانا محمد عمر صاحب کی بہت خدمت کی۔ بہت مہمان نواز اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار تھیں۔ بڑی نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ جہاں جہاں بھی آپ رہیں مشن ہاؤسز میں آنے والے احباب کے ساتھ بہت اخلاص کا تعلق تھا۔ بہت اخلاص سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ وفات سے پہلے آپ کو تین دفعہ ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور تیسری دفعہ جب ہارٹ اٹیک ہوا تو آپ نے مولوی عمر صاحب کو بتایا کہ میری وفات کا وقت نزدیک آ چکا ہے اور اس کے بعد کہا کہ میرا سلام سب کو پہنچا دیں۔ پھر اونچی آواز میں اللہ اکبر تین دفعہ کہا اور اس طرح پھر آپ اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ منور احمد صاحب ناصر کی ساس تھیں جو دفتر پی۔ایس میں ہماری تامل ڈاک کے سلسلے میں والنٹیئر کے طور پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مکرم مولوی محمد عمر صاحب لکھتے ہیں کہ 1961ء میں جب میں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا تو میری پہلی تقرری مدرسۃ الاحمدیہ میں پڑھانے پہ ہوئی۔ پھر حیدرآباد میں ہو گئی اور اس دوران وہاں پر ایک حادثہ بھی پیش آیا۔ 1967ء میں حیدرآباد میں شدید بارش کے بعد جوبلی ہال جس کی پہلی منزل پر prayer hall اور دفتر بنے ہوئے تھے اس کی دوسری منزل لجنہ اماء اللہ کے ساتھ مخصوص تھی اور تیسری منزل میں مشن ہاؤس واقع تھا، کا بیشتر حصہ اس بارش کی وجہ سے یکدم منہدم ہو گیا۔ کہتے ہیں اس وقت خاکسار وہاں موجود نہیں تھا۔ جب دوپہر مشن ہاؤس پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ساری عمارت گر چکی ہے۔ صرف ایک چھوٹا سا کونہ کھڑا تھا اور

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں
اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے''

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو
اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

خاکسار کی اہلیہ تین ماہ کی بچی گود میں لے کر تیسری منزل کے کونے میں بے سہارا کھڑی تھی۔ اس صورت میں میری اہلیہ اور بچی کا بچ جانا بظاہر لامحال تھا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جہاں وہ کھڑی تھیں اس کے نیچے بڑی گہرائی میں بلڈنگ کا ملبہ تھا۔ نیچے کود نہیں سکتی تھیں۔ نیچے اترنے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ فائر بریگیڈ کی طرف سے ایک سیڑھی لائی گئی لیکن کسی کو ہمت نہیں ہورہی تھی کہ سیڑھی چڑھ کر ماں اور بچی کو بچایا جائے۔ اس وقت ایک فائر مین نے جو ایک بڑی عمر کا شخص تھا اس نے کہا اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑے تو میں ماں اور بچی کو بچانے کی کوشش کروں گا۔ پھر اس بڑی عمر کے فائر مین نے سیڑھی پر چڑھ کر پہلے بچی کو اور اس کے بعد ماں کو نیچے اتارا۔ بہرحال کہتے ہیں اس طرح معجزانہ طور پر دونوں کی جانیں بچ گئیں۔ کہتے ہیں بڑے صبر سے ہر جگہ انہوں نے میرا ساتھ دیا۔ کہتے ہیں جب میرا تقرر کیرالہ میں ہوا تو وہاں کیرالہ میں بھی یہ پندرہ سال تک صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرالہ رہیں اور بڑے احسن رنگ میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔ 2007ء سے لے کر 2014ء تک جب یہ ناظر اصلاح وارشاد تھے تو قادیان میں رہی ہیں۔ اس دوران ہر روز بیت الدعا میں جا کر لمبی دعائیں کیا کرتی تھیں۔ پھر 2015ء میں ان کو عمرے کی سعادت بھی ملی۔ عمر صاحب لکھتے ہیں کہ روزانہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھیں۔ حدیث کا مطالعہ کرتی تھیں۔ یہ ان کا معمول تھا اور جس دن ان کی وفات ہوئی ہے اس دن بھی اس پر عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا بھی شوق رکھتی تھیں۔ اس کے علاوہ معلوماتِ عامہ حاصل کرنے میں بھی خاصی دلچسپی رکھتی تھیں اور یہی ایک مربی کی بیوی کی خصوصیات ہونی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں موجود تھیں۔ مربیان اور عہدیداران کے بڑے مقام ومرتبہ کو سمجھتے ہوئے ان کی عزت واحترام کرنے والی خاتون تھیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

دوسرا جنازہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا ہے جو ماہنامہ انصار اللہ پاکستان کے سابق مینیجر اور پبلشر تھے۔ یہ 16 اکتوبر کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1957ء میں ان کی تقرری بطور سیکرٹری انصار اللہ مرکزیہ پاکستان ربوہ ہوئی۔ 1960ء میں جب ماہانہ انصار اللہ کا اجرا ہوا تو آپ کو اس کا مینیجر اور پبلشر مقرر کیا گیا اور 2004ء تک بڑی خوش اسلوبی سے یہ فرائض سرانجام دیے۔ انصار اللہ پاکستان میں ان کو آفس سپرنٹنڈنٹ، نائب قائد عمومی، سیکرٹری برائے صدرِ مجلس خدمات کی توفیق ملی۔ 2003ء میں ان کو ایک مقدمے میں اشتہاری قرار دیا گیا اور پھر یہ میری اجازت سے یہاں لندن آگئے اور یہیں شفٹ ہو گئے تھے۔ یہاں آکر بھی آپ کو انصار اللہ میں تقریباً آٹھ نو سال خدمت کی توفیق ملی اور نیشنل مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ وفات سے کچھ دیر پہلے اپنی بیماری کی وجہ سے ربوہ چلے گئے تھے۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو اور ان کی نسل کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے اور جماعت اور خلافت سے تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان میں جب انصار اللہ کے مینیجر تھے تو ہر بات پر ان پر مقدمہ ہو جاتا ہے۔ تقریباً 26 مقدمات بنے تھے اور ایک ماہ تک آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔

تیسرا جنازہ مکرم راجہ مسعود احمد صاحب کا ہے جو مکرم راجہ محمد نواز صاحب مرحوم پنڈ دادن خان کے بیٹے تھے۔ 19/اکتوبر کو بڑی طویل علالت کے بعد 69/سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت جو ہے وہ ان کے والد صاحب کے ذریعہ سے آئی تھی۔ راجہ محمد علی صاحب اس زمانے میں 1944-1943ء میں ناظر بیت المال ہوتے تھے ان کے ساتھ ان کے والد کا تعلق تھا وہ ان کو قادیان جلسے پر لے کے گئے اور وہاں انہوں نے بیعت کی اور بیعت بھی صرف اس طرح کہ کوئی دلیل وغیرہ نہیں بلکہ ایک واقعہ پیش آیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسے پر تقریر فرما رہے تھے تو اس دوران میں کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک خوب صورت، خوبرو نوجوان ایک میلے کچیلے بچے کو گود میں اٹھائے لے کے آیا ہے اور جب بچے کا ناک بہ رہا تھا تو اس وقت اپنی جیب سے رومال نکالا اور اس کا ناک صاف کیا اور پیچھے کھڑا رہا۔ حضرت مصلح موعودؓ تقریر میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب بچہ رویا تو پھر حضرت مصلح موعودؓ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اعلان کیا کہ کسی کا گم شدہ بچہ ہے تو والدین لے جائیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جب میں نے پتا کیا کہ صاف ستھرے کپڑوں میں یہ نوجوان کون تھا اور بچہ میلا کچیلا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بڑے بیٹے اور اس وقت خدام الاحمدیہ کے شاید صدر بھی ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ اس سے مجھے اتنا اثر ہوا کہ باقی مسائل تو بعد کی بات ہے۔ جو نمونہ آج میں نے دیکھا ہے صرف اسی بات پر میں بیعت کرتا ہوں۔ تو جلسوں پر آنے والے بعض لوگ ہمیشہ سے ہی ان نمونوں کو دیکھ کر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

بہرحال راجہ صاحب 1991ء میں یو۔کے آ گئے تھے اور یہاں کیٹ فورڈ جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور اپنا گھر بھی جماعت سینٹر کے طور پر استعمال کیا۔ یہاں آ کے قائد عمومی انصار اللہ، ایڈیشنل سیکرٹری وصایا اور پھر نیشنل سیکرٹری وصایا کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی اور جب میں نے وصیت کے نظام کو بہتر کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے کافی محنت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیان کے اس نظام کو منظم کیا۔ خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ جماعتی عہدے داروں کا احترام بھی کرتے تھے۔ نمازی، تہجد گزار تھے۔ چندہ جات بڑے کھلے دل سے دیتے تھے۔ صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔ غریب پرور تھے۔ ملنسار تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی بھی تھے۔ اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے ان کے پسماندگان میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ میرے ساتھ کالج میں ایک کلاس میں تو نہیں تھے۔ ان کے مضامین مختلف تھے لیکن بہرحال میرے وقت میں کالج میں تھے اور اس طرح ان سے وہاں سے واقفیت بھی تھی۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم کالج میں ایک ہی کلاس میں اکٹھے پڑھتے رہے۔ ایک اردو کی کلاس تھی۔ وہ مشترکہ ہوا کرتی تھی تو بہرحال ہم اکٹھے ہی بیٹھتے رہے۔ اس وقت بھی ان میں بڑی خوبیاں تھیں جو مَیں نے دیکھیں اور اپنے کام سے کام رکھنے والے تھے۔ نہ کوئی شرارت جیسے لڑکوں میں شرارت ہوتی ہے اور نہ کسی کو تنگ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم ربوہ ہیں۔ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بڑے دلیر اور غیرت مند احمدی تھے۔ جہلم شہر کی مسجد بہت پرانی تھی۔ چھتیں بھی نیچی تھیں۔ اس کے کمروں کا فرش کہیں نیچا اور کہیں اونچا تھا۔ چوراسی (84ء) کے بعد نامساعد حالات تھے۔ اس قانون کے بعد جماعت کی مساجد بنائی بھی نہیں جاسکتیں اور مرمت بھی نہیں کی جاسکتیں لیکن راجہ صاحب نے بڑی جرأت سے مسجد کی تعمیر کا کام اپنے ذمہ لیا اور بڑی عقل مندی سے امیر صاحب کے مشورے سے اس کام کو انتہا تک پہنچایا، انجام تک پہنچایا اور سڑک کی طرف دیواروں کو چھیڑے بغیر نقشے کے مطابق ہال کے ستون بنائے اور پھر بڑی حکمت سے اس پہ چھت ڈالی اور اس طرح انہوں نے خود بھی بڑی قربانی کی۔ مالی قربانی بھی کی، وقت کی قربانی بھی کی، لوگوں کو بھی تحریک کی اور اس طرح مسجد کو بالکل نئے رنگ میں تبدیل کر دیا اور لنٹل (lintel) ڈال کے کمروں کی دیواریں بعد میں نکال دی گئیں۔ اب خدا کے فضل سے اوپر نیچے مسجد کے دو ہال تیار ہو گئے۔

چوتھا جنازہ جو ہے وہ مکرمہ صالحہ انور ابڑو صاحبہ کا ہے جو انور علی ابڑو صاحب مرحوم سندھ کی اہلیہ تھیں۔ یہ یکم اکتوبر کو وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑی دلیر اور باہمت، عبادت گزار، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ بچپن سے ہی نماز روزہ کی پابند تھیں اور چندہ وغیرہ دینے والی تھیں۔ خلافت سے بڑا سچا تعلق تھا۔ آپ کے والد ایران سے ریٹائرمنٹ لے کر جب نواب شاہ آکر آباد ہوئے تو اس وقت آپ کو جو معمولی جیب خرچ ملتا تھا اس پر چندہ ادا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ لجنہ کی ایک مرکزی عہدیدار وہاں گئیں اور اجلاس میں کھڑے ہو کر ساری لجنہ کو بتایا کہ پورے نواب شاہ کی لجنہ میں سب سے زیادہ چندہ اس بچی کا آتا ہے اور یہ آپ کی شادی سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ کی بیٹی طاہرہ مومن کہتی ہیں کہ شادی کے بعد اللہ کے جتنے بے شمار فضل ہوئے اتنا ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑا دل بھی دیا۔ بہت غریب پرور اور عاجزی اور انکساری کی مالک تھیں۔ چندے کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والی تھیں۔ سب سے زیادہ وعدہ لکھواتی تھیں۔ لمبا عرصہ لجنہ ضلع لاڑکانہ کی صدر رہیں۔ جب بھی دورے کرتیں چندے کی تحریک کرتیں تو بڑا اچھا ردّعمل ہوتا کیونکہ ان کا اپنا نمونہ نیک تھا۔ بہت دلیر اور غیرت مند تھیں۔ سندھ کے اس وقت کے غیر تہذیب یافتہ ماحول میں بیاہ کے گئی ہیں تو بالکل سندھی خاندان میں رسموں اور بدعتوں سے بہت دور رہ کر، سوشل لائف گزاری ہے اور ہر ایک سے تعلق بھی رکھا اور دل سے رکھا اور رشتے داریاں بھی بڑے احسن رنگ میں نبھائیں۔ سسرالی رشتے داریاں بھی بڑی احسن رنگ میں نبھائیں۔ ان کی بیٹی لکھتی ہیں کہ اب بھی لجنات کی ممبر جہاں جہاں بھی رہتی ہیں انہیں بہت یاد کرتی ہیں۔ کہتی تھیں کہ جب بھی ہم کو پریشانی ہوتی ان کو کہتے۔ پہلے تو وہ ہمیں کہتیں نماز پڑھو اور دعا کی تاکید کرتیں اور پھر خود بھی ہمارے لیے بہت دعائیں کرتیں۔ بڑا اچھا تعلق رکھا سب کے ساتھ رکھا اور بڑی سوشل تھیں۔ جہاں بھی جاتیں اپنا دل لگا لیتیں۔ اپنا حلقہ احباب وسیع کرتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں میں بھی اخلاص ووفا پیدا کرے۔ ان کے ساتھ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور بچے بھی خلافت سے اور جماعت سے اسی طرح وابستہ رہیں اور قربانیاں کرنے والے ہوں جس طرح یہ خود کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں بھی ان کے بچوں کے حق میں قبول فرمائے۔ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

نمازوں کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افرادِ خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالبِ دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

مسجد وہ جگہ ہے جہاں مسلمان خدائے برتر کے سامنے سربسجود ہونے کے لیے جمع ہوتے ہیں
مسجد کی تعمیر کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمان اکٹھے ہو کر اپنے باہمی تعلقات کو بہتر کریں اور جماعتی اتحاد کو فروغ دیں
مساجد کی تعمیر کا تیسرا اہم مقصد ہے کہ مسجد غیر مسلم افراد کو اسلامی تعلیمات سے آگاہی کا ذریعہ ہو اور یہ کہ وسیع تر معاشرہ کے حقوق ادا کیے جائیں
پس مسجد ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں مسلمان جمع ہو کر بغیر کسی رنگ و نسل کے امتیاز کے اپنے ہمسایوں اور معاشرے کے حقوق پورے کریں

ہمارا ایمان ہے کہ اگر ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مسجد کے حقوق ادا کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو اس کے لیے لازمی ہے
کہ وہ بنی نوع انسان کے بھی حقوق ادا کرے، مسلمان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کی خدمت اور انسانیت کی خدمت آپس میں لازمی طور پر جڑی ہوئی ہے
اگر ایک مسلمان خدانخواستہ دوسروں کو تکلیف اور پریشانی دیتا ہے اور ہمدردی نہیں دکھا سکتا تو اس کی تمام عبادات بے معنی اور فضول ہوں گی

مسجد بیت العافیت ہالینڈ کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

یکم/اکتوبر 2019ء بروز منگل (بقیہ رپورٹ)

پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سے ملحقہ دفاتر، مشن ہاؤس اور مختلف جگہوں کا معائنہ فرمایا۔

مسجد کے قطعہ زمین کا کل رقبہ 1683 مربع میٹر ہے۔ یہ قطعہ زمین دسمبر 2012ء میں دو لاکھ 76 ہزار یورو میں خریدا گیا اور دسمبر 2014ء میں یہ قطعہ زمین جماعت کے نام رجسٹرڈ ہوا۔

7/اکتوبر 2015ء کو حضور انور نے اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران مسجد بیت العافیت کا سنگ بنیاد رکھا۔ ستمبر 2016ء میں باقاعدہ اس کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ مسجد کے لیے تعمیر ہونے والے حصہ کا رقبہ 558 مربع میٹر ہے۔ یہ مسجد دو منازل پر مشتمل ہے۔ مینار کی اونچائی ساڑھے اٹھارہ میٹر ہے۔ مسجد کا گنبد بڑے سائز کا ہے اور فائبر گلاس سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ گنبد احمدیہ آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن پاکستان نے تیار کر کے بھجوایا تھا۔

ایک ملٹی پرپز ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد اور ملٹی پرپز ہال کو شامل کر کے دو صد سے زائد لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مربی ہاؤس کا رقبہ 111 مربع میٹر ہے۔ اس میں 3 بیڈ رومز اور سیٹنگ روم کے علاوہ کچن اور 2 واش رومز شامل ہیں۔

ملٹی پرپز ہال کا رقبہ 52.5 مربع میٹر ہے۔ گراؤنڈ فلور پر مقامی جماعت کے لیے دفتر، ٹیکنیکل ایریا، جماعتی کچن، ایک سٹور اور چار بیوت الخلا اور وضو کے لیے جگہ بنائی گئی ہے۔ اسی طرح لجنہ کے حصہ میں بھی ایک دفتر اور چار بیوت الخلا اور وضو کے لیے جگہ بنائی گئی ہے۔ مسجد کے بیرونی ایریا میں پارکنگ کے لیے بھی جگہ پختہ بنائی گئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر پر مجموعی خرچ قریباً 18 لاکھ 81 ہزار یورو ہوا ہے۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک خصوصی تقریب کا اہتمام

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک خصوصی تقریب کا اہتمام مسجد کے بیرونی علاقہ میں مرد حضرات اور خواتین کے لیے علیحدہ علیحدہ مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔

آج کی تقریب اس لحاظ سے بھی بہت اہمیت کی حامل تھی کہ آج سے 64 سال قبل 1955ء میں ہالینڈ کی سرزمین پر جماعت کی پہلی مسجد ''مسجد مبارک'' Den Haag میں تعمیر ہوئی تھی۔ اور آج 64 سال بعد المیرے شہر میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی باقاعدہ دوسری مسجد تعمیر ہوئی ہے اور اس کا افتتاح ہو رہا تھا۔

حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان مارکی میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 85 کے قریب تھی جن میں Almere کے ڈپٹی میئر، مختلف علاقوں کے کونسلرز، حکومتی اداروں کے نمائندے، پولیس اور سیکیورٹی کے نمائندے، چیئرمین ہندو کمیونٹی المیرے، سکھ کمیونٹی کے رہنما، Jewish کمیونٹی کے نمائندہ، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، بزنس مین، مسجد بیت العافیت المیرے کے آرکیٹیکٹ اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عطاء القیوم عارف صاحب نے تلاوت کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں سب سے پہلے المیرے سٹی کونسل کے ممبر Ton Van der Berg جن کا تعلق سوشلسٹ پارٹی سے ہے نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا: سب سے پہلے تو میں آنجناب امن کے خلیفہ کو ہالینڈ کے سب سے دلکش شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کی جماعت کے لوگوں کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں جو کہ اس ملک کے مختلف علاقوں اور دیگر ممالک سے آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ میں اپنے ساتھی کونسلرز جو آج یہاں موجود ہیں ان کو بھی آداب پیش کرتا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ میرے خیال میں دوسری مرتبہ المیرے میں تشریف لائے ہیں۔ پہلی مرتبہ اکتوبر 2015ء میں تشریف لائے تھے جب آپ نے اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ میں حضور کو اس شہر میں اس خوبصورت عمارت کا اضافہ کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ احمدی گو کہ مسلمان ممالک میں کافی مصیبتیں اور تکالیف جھیل رہے ہیں امن پسند اور قانون کی پیروی کرنے والے شہری ہیں۔ تاہم آپ لوگ اپنے نعرہ ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' کے ذریعہ بالآخر اس دنیا سے نفرت اور تعصب کو ختم کرنے والے بن جائیں گے۔

حضور کی یہاں تشریف آوری پر مَیں ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ کا ہالینڈ میں قیام بہت خوش گوار ہوگا۔

☆ اسکے بعد Mr Rene Eekhuis جو کہ المیرے سٹی کونسل میں ایک سیاسی پارٹی ''Respect Almere'' کے چیئرمین ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا: آپ سب پر سلامتی ہو۔ ہماری سیاسی پارٹی کے مطابق مذہبی آزادی ہر ایک کے لیے ہے اور اس میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ یہاں المیرے میں ایک مسجد اَور بھی ہے جو اپنے بچوں کو نفرت کرنا سکھاتے ہیں۔ ہم اس مسجد کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ چند ماہ قبل ہمیں آپ کی اس مسجد کی طرف سے دعوت ملی جو ہم نے قبول کر لی۔ ہم نے اپنی پارٹی کے سربراہ Gerdwin Lammers کے ہمراہ اس مسجد کا وزٹ کیا۔ ہماری پارٹی یہی چاہتی ہے کہ ہر ایک کو عزت دی جائے اور آپ کے لوکل امام سفیر صدیقی صاحب بھی یہی کر رہے ہیں۔ ہماری پارٹی کے نزدیک اس طرح کے میل ملاپ سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں بہتری آتی ہے۔ آپ کی جماعت کے یہاں کے لوکل امام بات چیت کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اسی لیے المیرے میں جماعت احمدیہ کو خوش آمدید ہے۔ ہماری پارٹی کے نزدیک آپ کا ''محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں'' ایک بہت ہی اچھا رویہ ہے۔ ہم المیرے میں مسجد بنانے پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ سب کا شکریہ۔

اس کے بعد سکھ کمیونٹی کے ایک رہنما سردار Bhupindar Singh نے اپنا ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے کہا: میں ہالینڈ میں موجود سکھ کمیونٹی کی طرف سے آج اس مقدس دن میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں آپ کے مرکز قادیان بھی گیا ہوں جہاں مجھے نہایت عزت و احترام دیکھنے کو ملا اور پھر میں نے یہاں بھی جماعت احمدیہ کے لوگوں کو کام کرتے دیکھا ہے، یہ لوگ بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پاک کے تراجم کر رہے ہیں اور بنی نوع انسان کو خدا کا پیغام پہنچا رہے ہیں جو کہ امن کے لیے پیار اور کسی سے نفرت نہ کرنے اور ہر مذہب اور ہر ایک سے عزت و احترام سے پیش آنے کا پیغام ہے۔ لہٰذا میں یہاں المیرے میں اور ہالینڈ میں آپ لوگوں کی جماعت کا دل کی گہرائیوں سے احترام کرتا ہوں۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے

دل میں حضرت صاحب کی بے انتہا عزت و احترام ہے جو کہ انگلستان سے یہاں تشریف لائے۔ مجھے اپنی سوشلسٹ پارٹی کے دوست Mr Bommel اور دیگر کونسلرز کے ساتھ حضور سے دو مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ پس یہاں آج المیرے میں مسجد دیکھ کر میں بہت خوش ہوں۔ ہماری سکھ کمیونٹی بین المذاہب ڈائیلاگ پر یقین رکھتی ہے اور ہم نے ایمسٹرڈم میں اپنے پروگراموں میں آپ کی جماعت کو مدعو کیا ہے اور انہوں نے ہمیں بہت سی ایسی باتیں سکھائی ہیں جن کا ہمیں علم نہیں تھا۔ ہمیں پتہ چلا کہ آپ لوگ بھی ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں جو کہ حقیقی خالق ہے اور باقی ذات پات کوئی چیز نہیں ہے۔ ہر ایک کے لیے ایک جیسا پیار ہے۔ اس وجہ سے سکھ کمیونٹی کے دل میں آپ سب کے لیے بہت زیادہ احترام ہے۔ ہم آپ کو ایک مرتبہ پھر مبارکباد دیتے ہیں۔

☆اس کے بعد امیر صاحب ہالینڈ نے اپنا ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے مختصراً مسجد کے کوائف پیش کیے اور کہا کہ اس موقع پر Mr Farhan جو کہ آرکیٹیکٹ تھے اور Mr Vogelij جو کہ constructor تھے ان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اسکے علاوہ IAAAE کی ٹیم، مقامی جماعت کے صدر Hanif Hendrick Sahib اور ان کی ٹیم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اس کے علاوہ بلجیم اور جرمنی کے بعض دوستوں کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا اور اسی طرح فنڈز اکٹھا کرنے والی کمیٹی اور سنٹرل مسجد کی کمیٹی کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ نیز ان تمام مرد و خواتین اور بچوں کا جو کئی سال سے اس مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالتے رہے ہیں۔ ان سب کو یاد رکھنا اور ان کا شکریہ ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

امیر صاحب نے کہا: اس مسجد کے پراجیکٹ پر رضا کاروں نے 6500 گھنٹے بغیر کسی معاوضہ کے کام کیا۔ بہت بڑی تعداد ہے ان لوگوں کی جنہوں نے یہاں کام کیا۔ میں حضور کی خدمت میں ان سب کے لیے دعا کی درخواست بھی کرنا چاہتا ہوں۔

☆اس کے بعد ڈچ سیاستدان Jerzy Soetekouw جنکا تعلق لیبر پارٹی (PVDA) سے ہے اور 2018ء سے بطور Alderman کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ المیرے کے ڈپٹی میئر بھی ہیں، انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا: آج یہاں آنا میرے لیے باعث اعزاز ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر آپ سب کی تشریف آوری پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہوں گے کہ یہ قصبہ صرف 42 سال پرانا ہے۔ اس طرح یہ ہالینڈ کا سب سے نیا شہر ہے اور آپ ایک نئی زمین پر کھڑے ہیں۔ اس قصبہ کی آبادی صفر سے شروع ہو کر 2 لاکھ 10 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ دنیا بھر سے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ المیرے میں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ پس آج ہم 140 ممالک سے تعلق رکھنے والی 119 نسلوں کی یکجہتی کو بھی منا رہے ہیں۔ لوگوں کے مختلف ہونے میں بھی ایک خاص طاقت ہے۔ ہم لوگ یکجا ہو کر ایک دوسرے کو متاثر کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے نئی نئی چیزیں سیکھ سکتے ہیں۔ اور یہ مسجد اور اس کا مقصد کہ ''محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں'' مجھے بہت پسند آیا ہے۔ ہم آج ایک نئی جماعت کو اس شہر میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

ڈپٹی میئر اور Alderman ہونے کی حیثیت سے میں اس مختلف ثقافتوں پر مبنی معاشرے کو سراہتا ہوں۔ ہاں اگر آپ اس کثیر الجہتی کو واقعی منانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ہماری دو ذمہ داریاں ہیں، ایک تو یہ کہ المیرے شہر کے ہر شہری کی بنیاد ایک ہی چیز پر مبنی ہونی چاہیے۔ المیرے میں آپ لوگوں کو مکمل آزادی ہے کہ آپ کسی چیز پر بھی یقین رکھیں اور اپنی مرضی سے رہیں۔ اس لیے تمام شہریوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ میں رہیں۔ یہ جگہ مختلف لوگوں سے بھری ہوئی دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ نئے رابطے بننے بھی شروع ہو گئے ہیں اور یہ بہت ہی زبردست چیز ہے۔

دوسری بات یہ کہ ہم صرف اسی صورت میں آزاد کہلا سکتے ہیں جبکہ ہر انسان کے بنیادی حقوق کا احترام کیا جائے اور ہر ایک ہمارے اس شہر میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھ سکے۔ یہاں پر پولیس بھی موجود ہے اور میں بحیثیت نائب میئر بھی آیا ہوا ہوں اس لیے آپ لوگوں کا کوئی بھی مذہب اور عقیدہ ہو آپ اس شہر کے حکام پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

تیسری بات یہ کہ ہم آپ لوگوں کی جماعت سے بہت کچھ سیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہم سب اس شہر میں نئے ہیں اور ہم سب مل کر ایک کمیونٹی کو جنم دے رہے ہیں۔ ہمارا ایک انوکھا مقام ہے کیونکہ سارے یورپ میں صرف ہمارا شہر ہی ہے جس میں صرف ایک نسل ہی ابھی تک آئی ہے۔ اس شہر کی تاریخ بہت مختصر ہے اس لیے ہم ہر روز اس شہر کی تاریخ رقم کر رہے ہیں اور مسجد کا افتتاح بھی اس کا حصہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں بھی اور اس شہر کے دوسرے لوگ بھی آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھیں گے۔ میں یہ بات ڈپٹی میئر ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس شہر کا ایک مکین ہونے کے ناطہ کہہ رہا ہوں۔

ڈپٹی میئر نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل کرے اور آیئے ہم سب مل کر اس عظیم الشان شہر میں اس مسجد کے افتتاح کو مناتے ہیں۔ آپ سب کا شکریہ اور یہاں اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر آنا میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ آپ سب کا شکریہ۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 بجکر 40 منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: معزز مہمانانِ کرام، آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب کا یہاں المیرے میں مسجد کے افتتاح کے اس پروگرام کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج کل مغرب میں رہنے والے بہت سے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں شکوک و شبہات رکھتے ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ بہت سے لوگ اسلام اور اس کے ماننے والوں سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ آپ کا ہماری دعوت قبول کرنا اور یہاں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ لوگ کھلے دل رکھنے والے لوگ ہیں اور مختلف کمیونٹیز اور اعتقادات رکھنے والے افراد کے مابین دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔

اس سے آپ لوگوں کی بین المذاہب گفت و شنید کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ انسانی اقدار کی اہمیت جانتے ہیں۔ میں دلی طور پر آپ کے اس رویہ پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا مذہب ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ مذہب ہر انسان کے اپنے دل کا معاملہ ہے جو وہ بغیر کسی جبر کے اختیار کرتا ہے۔

اس ضمن میں قرآنِ کریم واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ مسجد کا افتتاح خالصتاً ایک مذہبی پروگرام ہے اور یہ آپ کے لیے کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ ہم احمدی مسلمان اپنی مساجد سے دلی اور جذباتی وابستگی رکھتے ہیں۔ لہٰذا مسجد کا افتتاح ہمارے لیے بہت جذباتی اور خوشی کا موقع ہے کہ ہمیں یہاں اس شہر میں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کرنے کے لیے ایک جگہ میسر آ گئی ہے۔ البتہ آپ تمام شاملین جو اس پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں، آپ کی تو ایسی کوئی دلی وابستگی نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کوشش کر کے اس پروگرام میں شریک ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ پیار کرنے والے، کھلے دل کے مالک اور برداشت کرنے والے لوگ ہیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ مساجد بنانے کے مقاصد و وجوہات کیا ہیں۔ میں اس پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ دوسرے مذاہب کے اعتقادات کا علم حاصل کرنا بھی اُن تقسیم کرنے والی دیواروں کو گرانے کے لیے اہم قدم ہے جو ہمارے بیچ حائل ہیں۔ نیز اس سے ان افسانوی باتوں کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے جو کہ خواہ مخواہ کی بے چینی اور اضطراب پیدا کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ میرے لیے اور ہر امن پسند مسلمان کے لیے بہت دکھ کی بات ہے کہ کسی غیر مسلم ملک میں لوگوں میں اسلام کے بارے میں خوف ہو اور بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ مسلمان اور مساجد معاشرے کے امن کے لیے خطرہ ہیں۔ تاہم حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ اگر مقامی افراد میں اس حوالہ سے کوئی خدشات ہوں تو میں اب مساجد کی تعمیر کے مقاصد بیان کروں گا تاکہ آپ سب بہتر طور پر مسجد کی اہمیت سمجھ سکیں۔

مسجد کا بنیادی مقصد تو خدائے واحد کی عبادت کرنا ہے۔ چنانچہ مسجد وہ جگہ ہے جہاں مسلمان خدائے برتر کے سامنے سربسجود ہونے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمان اکٹھے ہو کر اپنے باہمی تعلقات کو بہتر کریں اور جماعتی اتحاد کو فروغ دیں۔ مساجد کی تعمیر کا تیسرا اہم مقصد ہے کہ مسجد غیر مسلم افراد کو اسلامی تعلیمات سے آگاہی کا ذریعہ ہو اور یہ وسیع تر معاشرہ کے حقوق ادا کیے جائیں۔ پس مسجد ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں مسلمان جمع ہو کر بغیر کسی رنگ و نسل کے امتیاز کے اپنے ہمسایوں اور معاشرے کے حقوق پورے کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ واضح ہو کہ اگر کوئی مسجد امن اور ہمدردیٔ انسانیت پھیلانے والی نہیں ہے، اور جہاں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حق ادا نہیں کیے جارہے تو پھر ایسی مسجد کھوکھلی ہے اور اس کی مثال خالی خول جیسی ہے۔ اسلام کی تاریخ پر سرسری نظر ڈالنے سے بھی یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک ایسی ہی نام نہاد مسجد تعمیر کی گئی تھی جہاں پر ضرر رساں عناصر پروان چڑھتے تھے اور معاشرہ میں باہم تقسیم کے بیج بوئے جاتے تھے۔ یہ مسلمانوں کے درمیان نفرت کے شعلے بھڑکانے نیز مسلمانوں اور دیگر فرقوں، خاص طور پر یہودی قبائل کے درمیان جنگ چھڑوانے کیلئے بنائی گئی تھی۔ نتیجتاً قرآن شریف میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو یہ مسجد منہدم کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ یہ بدنیتی سے تعمیر کی گئی تھی۔ لہٰذا اس مسجد کو مسمار کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ واقعہ قرآن شریف میں بھی مذکور ہے۔ اس لیے یہ واقعہ ہمیشہ مسلمانوں کے لیے پر زور تنبیہ کا کام کرے گا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی مسجد امن کے گہوارہ کے طور پر جہاں لوگ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لیے اکٹھے ہوں مستعمل نہیں، بلکہ اس کی بجائے انتہا پسندی اور نسلی تعصب کو فروغ دیتی ہے تو یہ کبھی بھی اپنا مقصد پورا نہیں کر سکتی اور نہ ہی حقیقی مسجد کہلانے کی حقدار ہے۔ ایک مسجد کا مقصد صرف اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب نمازی مسجد میں اس مصمم ارادہ کے ساتھ داخل ہوں کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور بنی نوع کی بھلائی کے لیے اقدام کریں گے۔ مسجد کا مقصد صرف اسی صورت پورا ہو سکتا ہے جب عبادت کرنے والوں کے اندر بے

نفسی، عاجزی اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اَور چیز مَیں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک مسجد خالصتاً مذہبی اور روحانی عبادت گاہ ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی مادیت پرستی اور ہر ایسی چیز سے آزاد ہو جس سے معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ تمام ایسی کارروائیاں سختی سے منع ہیں اور بانئ اسلام ﷺ نے ایسی چیزوں کے لیے نفرت کا اظہار کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مساجد میں صرف ایسے پروگرام منعقد کرنے کی اجازت ہے جس میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلائی جائے یا اسلام کی پُرامن تبلیغ کی طرف توجہ دلائی جائے یا معاشرے کی ضروریات پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جب ہم مساجد بناتے ہیں تو جہاں ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے پانچ وقت جمع ہوتے ہیں اور جہاں ہم یہاں پر اپنی روحانی اور اخلاقی بہتری کے لیے مذہبی پروگرام منعقد کرتے ہیں، وہاں باقاعدگی سے ایسے پروگرام بھی منعقد کرتے ہیں جن میں ہمسایوں اور وسیع تر معاشرے کی خدمت کرنے کے لیے اسکیمیں سوچی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم ایسے منصوبے بناتے ہیں جن کے ذریعہ غربا اور ضرورت مندوں کی مدد کر سکتے ہیں اور یتیموں کے حقوق پورے کر سکتے ہیں اور معاشرہ کے محروم اور کمزور طبقہ کو اشیائے خورونوش مہیا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مساعی میں اضافہ کرنے کے لیے ہم نے ایک عالمی رفاحی ادارہ ''ہیومینٹی فرسٹ'' کے نام سے قائم کیا ہے۔ ہم سال بھر مقامی سطح پر دنیا بھر میں چیریٹی کی مختلف تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ میں جہاں ہم دوسروں کو اسلام کی تعلیمات متعارف کروانے کے علاوہ مساجد تعمیر کرتے ہیں وہاں مقامی لوگوں کی نسل اور مذہب سے بالا ہو کر امداد بھی کرتے ہیں۔ ہم ہسپتال، کلینک اور سکول تعمیر کرتے ہیں جہاں ہر ایک کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ درحقیقت وہ لوگ جو ہمارے سکولوں اور ہسپتالوں میں آتے ہیں ان میں سے اکثریت کا ہماری جماعت سے تعلق نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر صرف اور صرف انسانیت کی خدمت اور محروم طبقہ کی مدد کرنے کا مقصد لے کر ہم نے انسانی خدمت کا ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے جس کے ذریعہ افریقہ کے دور دراز کے دیہاتوں اور قصبوں میں پانی مہیا کرتے ہیں۔ ہمارے انجینئرز بور نکال کر نلکے لگاتے ہیں جو کہ مقامی لوگوں کو بآسانی پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔ جب تک آپ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں، آپ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کس طرح مقامی لوگ جنہیں صاف پانی کا خیال تک نہیں ہوتا وہ پہلی دفعہ ٹوٹیوں سے بہتا ہوا پانی دیکھ کر نہایت خوشی اور جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ انتہائی غربت اور افلاس میں جنم لینے والے معصوم بچے اپنی حیرت اور خوشی پر قابو نہیں پا سکتے۔ یہ مقامی لوگ نسل در نسل روزانہ کی بنیاد پر اپنے سروں پر برتن اور بالٹیاں رکھ کر میلوں کا فاصلہ طے کر کے گھریلو استعمال کے لیے تالابوں سے پانی لے کر آنے پر مجبور ہوتے ہیں اور یہ پانی جس کے لیے وہ اتنی مشقت کرتے ہیں وہ بھی آلودہ ہوتا ہے اور کئی بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔ پس اس صورتِ حال میں جب یہ مایوسی کا شکار لوگ تازہ اور صاف پانی دیکھتے ہیں تو ایسے لگ رہا ہوتا ہے جیسے انہیں ساری دنیا کے خزانے مل گئے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمارا ایمان ہے کہ اگر ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مسجد کے حقوق ادا کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو اس کے لیے لازمی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے بھی حقوق ادا کرے۔ مسلمان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کی خدمت اور انسانیت کی خدمت آپس میں لازمی طور پر جڑی ہوئی ہے۔ اگر ایک مسلمان خدانخواستہ دوسروں کو تکلیف اور پریشانی دیتا ہے اور ہمدردی نہیں دکھا سکتا تو وہ باوجودیکہ باقاعدگی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، اس کی تمام عبادات بے معنی اور فضول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی سورۃ الماعون کی آیات 3 تا 7 میں بیان فرماتا ہے کہ ''وہی شخص ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پس ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔'' ایسے لوگ دکھاوا کرتے ہیں کیونکہ وہ حقوق العباد پورے نہیں کر رہے ہوتے۔ پس ایسے لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت بھیجی ہے جو اس کی عبادت تو کرتے ہیں لیکن کمزور اور ضرورت مندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کی دعائیں کبھی قبول نہیں ہوں گی، ان کی عبادتیں اور ان کا مسجدوں میں جانا دھوکا دہی اور دکھاوے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ قرآن کریم کے اس حوالہ سے بالکل واضح ہے کہ ایسے لوگوں کی عبادتیں لایعنی ہیں اور ان کی یہ منافقانہ حرکتیں انہیں صرف رسوائی اور تباہی کی طرف لے کر جائیں گی۔ پس ایک مسجد ہماری توجہ صرف خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف ہی مبذول نہیں کرواتی بلکہ بنی نوع انسان کے حقوق اور خدمتِ انسانیت کی اہمیت بھی بتلاتی ہے۔ جب ایک حقیقی مسجد کے پیچھے یہ بنیادی مقاصد ہوں تو پھر آپ لوگوں کے پاس اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام نے بار بار ہمسایوں کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ النساء کی آیت 37 میں جہاں قرآن کریم مسلمانوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے والدین اور اپنے خاندانوں سے پیار و محبت کا سلوک کریں وہاں اس بات کا بھی حکم دیتا ہے کہ آپ معاشرے کے کمزور لوگوں کی ضروریات پوری کریں اور پھر ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں کے ساتھ خواہ ان کے ساتھ ذاتی تعلق ہو یا نہ ہو پیار کرنے اور ان کی حفاظت کرنے اور بوقتِ ضرورت ان کی مدد کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام میں ہمسایہ کی تعریف بہت وسیع ہے۔ اس میں آپ کے ساتھ کام کرنے والے، آپ کے ماتحت آنے والے اور سفر میں ساتھ بیٹھنے والے بھی شامل ہیں۔ اس میں صرف وہی لوگ شامل نہیں ہیں جن کے گھر آپ کے گھروں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں بلکہ اس میں تمام لوگ شامل ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کے اردگرد کے چالیس گھر ہمسائیگی میں شامل ہیں۔ پس یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس شہر کے تمام لوگ اس مسجد یا اس مسجد میں عبادت کرنے والوں کے ہمسایہ ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ہمارے ہمسائے مسلمان ہیں یا غیر مسلم، ان کا خیال رکھنا، ان کے حقوق پورے کرنا اور اس بات کی یقین دہانی کرنا کہ ہم ان کے لیے کوئی مسئلہ یا مشکل پیدا نہ کریں ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ یہ ہماری طرف سے کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ درحقیقت رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی اہمیت پر اس قدر زور دیا کہ مجھے لگا کہ شاید ہمسایوں کو وراثت کے حقوق مل جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مختصراً اب یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اس سے ہمارے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقوق میں ہی صرف اضافہ نہیں ہوا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مقامی معاشرہ کی خدمت کرنے اور معاشرہ میں مثبت حصہ ڈالنے کی ذمہ داری کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ یہاں کے مقامی احمدی اس شہر کے تمام لوگوں کو اپنا ہمسایہ سمجھیں گے اور اپنے ذمہ ان کے حقوق کو سمجھیں گے اور ان حقوق کو اپنی تمام تر قابلیتوں کے ساتھ پورا کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ جب کبھی آپ کو ہماری مدد کی ضرورت ہوگی تو ہم جس طرح بھی ہو سکا آپ کی مدد اور تعاون کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان مقامی معاشرہ کی طرف اپنے اوپر عائد فرائض کو نہایت سنجیدگی سے لیں گے اور ہمیشہ اس شہر میں بھرپور حصہ ڈالنے کی پوری کوشش کریں گے اور وفادار اور خیر خواہ شہری بنیں گے جو کہ اپنے معاشرہ کا بھرپور خیال رکھنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان باتوں کی روشنی میں میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مقامی احمدی مسلمان احباب کو بھی توجہ دلانا چاہوں گا کہ انہیں ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنا اور معاشرہ کی خدمت کرنا چاہیے۔ امید ہے کہ وہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے ہمسایوں اور دیگر مقامی لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کے حوالہ سے موجود خوف و خدشات اور غلط نظریات کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یقین ہے کہ اب اس مسجد کا افتتاح ہو چکا ہے اس کی وجہ سے ہماری جماعت اور یہاں کے مقامی لوگ مزید قریب آ جائیں گے اور ہمارے درمیان دوستی کا یہ بندھن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ باہمی پیار و محبت کی روح میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور آپ لوگ اس مسجد کو امن اور بنی نوع انسان کی بھلائی کی علامت کے طور پر دیکھیں گے۔ اس وقت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہم سب پر فرض ہے خواہ مسلمان ہیں یا غیر مسلم، کہ ہم مذہبی تضادات کو ایک طرف کر کے امن کے قیام کے لیے مل کر کام کریں اور انسانیت کے نام پر یکجا ہو جائیں اور اپنی قوم کی بہتری کے لیے کام کریں اور دنیا میں امن قائم کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اللہ

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تعالیٰ بنی نوع انسان کو یہ سب کرنے کے قابل بنائے اور حکمت عطا کرے۔ آمین۔

آخر پر میری دعا ہے کہ یہ مسجد ہمیشہ کے لیے روشنی کی کرن ثابت ہو جس سے ہر طرف انسانی ہمدردی، امن اور پیار ہی پھوٹے۔ آمین۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سب کا اس مبارک تقریب میں شمولیت پر ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں تمام مہمان اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے۔

بعدازاں اس تقریب میں شامل تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔ کھانے کے بعد بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لیے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت العافیت تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد واپس نن سپیٹ جانے کیلئے روانگی ہوئی۔ 9 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’بیت النور‘‘ نن سپیٹ تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔

☆المیرے (Almere) چرچ کے چیئرمین حایو تیزل صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کی جماعت کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ آپ کے خلیفہ نے امن اور مذہبی آزادی پر بہت ہی عمدہ تقریر کی ہے۔ المیرے میں پہلے کیتھولکس اور پروٹیسٹنٹس مل کر امن کے ساتھ رہتے تھے اور اب امید ہے کہ احمدی بھی ہمارے ساتھ مل کر امن کے ساتھ رہیں گے۔

☆ایک لوکل ڈچ مہمان یوناسے صاحب نے بیان کیا: مجھے کچھ عرصہ پہلے افتتاح کا دعوت نامہ ملا تھا۔ آپ کی جماعت کی یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ دوسروں کے ساتھ بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت واضح تھا اور میں ان شاء اللہ پھر اس مسجد میں آؤں گا۔

☆ایک عرب مہمان الولید صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کے پروگرام میں آکر بہت اچھا لگا۔ میں کچھ عرصہ سے آپ کی جماعت کا تعارف حاصل کر رہا ہوں۔ دنیا کو آپ کی جماعت کے امن کے پیغام کی ضرورت ہے اور آپ کے خلیفہ کا خطاب مجھے بہت پسند آیا کہ یہ مسجد امن کا کردار ادا کرے گی۔

☆ایک ڈچ خاتون حینی صاحبہ نے کہا: ’’خلیفہ کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ میں المیرے میں رہتی ہوں۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ آپ نے ہمیں اپنی مسجد کے افتتاح کے موقع پر مدعو کیا ہے۔ آپ کی جماعت بہت مہمان نواز ہے۔ آپ کے خلیفہ کا امن کا پیغام ہماری عیسائی تعلیمات سے کافی ملتا ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ کی جماعت ہمارے ساتھ مل کر اس علاقہ میں امن کو قائم رکھی گی۔‘‘

☆چیئرپرسن مندو یونیدو (NGO) یاٹریشا حافے مان صاحبہ کہتی ہیں۔ میں دی ہیگ سے آئی ہوں اور مجھے آپ کے پروگرام کی آرگنائزیشن بہت عمدہ لگی۔ میں آپ کے خلیفہ سے پہلے مل چکی ہوں۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے خلیفہ اور آپ کی جماعت ہمارے ساتھ مل کر آج کل کے معاشرے کے کئی مسائل حل کر سکتے ہیں۔

☆ایک عرب مہمان زکریا الاظہر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا پروگرام بہت اچھا تھا۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر بہت عمدہ تھی اور اگر ہم امن چاہتے ہیں تو ہمیں ان کی تقریر پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔ اور ایک عرب ہونے کے ناطے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پروگرام کے شروع میں تلاوت قرآن کریم کی گئی تھی جو مجھے دیکھ کر بہت اچھا لگا۔

☆ایک لوکل مہمان دینے کے صاحبہ نے بیان کیا: آپ کا پروگرام بہت عمدہ طریقہ سے آرگنائز کیا گیا ہے۔ آپ کے خلیفہ کو دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ خلیفہ کی تقریر بہت اچھی تھی۔ آپ کے پروگرام کی یہ بات بھی اچھی ہے کہ آپ نے عورتوں کے لیے بھی اچھا انتظام کیا ہوا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میں آئندہ پھر کبھی اس مسجد میں آؤں اور آپ کی جماعت کی عورتوں سے بھی ملوں۔

☆ایک لوکل مہمان فیلپ (Filip) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے آپ کی مسجد دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس لیے میں آج یہاں آیا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے آپ کے خلیفہ کو بھی دیکھ لیا ہے تو آج کا دن میرے لیے بہت سپیشل ہے۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر کا مجھ پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔

☆ایک لوکل مہمان ایدوِن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ پہلا موقع ہے کہ میں مسلمانوں کے اس قسم کے پروگرام میں آرہا ہوں۔ آنے سے پہلے میرے ہمسائے نے کہا تھا بچ کر رہنا۔ مسلمانوں کا کچھ پتہ نہیں کب کیا کر دیں۔ لیکن مجھے یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ آپ کی جماعت کے لوگوں نے ہمارا شروع سے لے کر آخر تک خیال رکھا اور آپ کی مہمان نوازی یادگار رہے گی۔ آپ کے خلیفہ کے خطاب سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ امن پسند ہیں اور المیرے شہر کے ماحول کو خراب نہیں کریں گے۔

☆ایک لوکل خاتون مہمان ایوِلن صاحبہ نے بیان کیا: آپ کے خلیفہ کی تقریر آج کل کے حالات میں بہت ضروری ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ تصویر نہیں دکھائی جاتی۔ آپ کی جماعت کے لوگ بہت محنتی ہیں اور مہمان نواز ہیں۔ میں نے آج اس مسجد کو پہلی بار دیکھا ہے۔ مگر میں آئندہ بھی یہاں آنا چاہتی ہوں کیونکہ آپ کی مسجد میں مجھے سکون ملا ہے۔

☆ایک سکھ خاتون گرپریت کور صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہم آپ کی جماعت کو کافی عرصہ سے جانتے ہیں۔ ہم قادیان بھی جاچکے ہیں اور انڈیا میں ہمارا گھر امرتسر میں ہے۔ آپ کے آج کے اس پروگرام میں آکر بہت اچھا لگا۔ آپ سب باہم ایک فیملی کی طرح رہتے ہیں جو کہ آج کے دور میں نہایت ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک اہم فریضہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان کے لئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ

’’ میں پھر آپ لوگوں کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کرنے کا نمونہ قائم کیا تھا جس طرح خدا کے پاک کلام نے اس کے چند مصارف بتائے تھے اسی طرح جب تک کہ ہمارا سلسلہ اسکو ایک جگہ جمع کر کے انہیں مصارف پر نہیں لگاتا اصول اسلام کے چار اصولوں میں سے ایک عظیم الشان اصل پر وہ کاربند نہیں کہلا سکتا۔ جس طرح نمازیں فرض ہیں اور مسجد میں جماعت کے ساتھ فرض ہیں اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے اور اس کا ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کرنا اور ان مصارف پر لگانا جو اس کیلئے قرار دیئے گئے ہیں فرض ہے۔ پس اس فرض کی ادائیگی کو اسی طرح ضروری سمجھو جس طرح نماز اور روزہ اور حج کے فرائض کی ادائیگی کو ضروری سمجھتے ہو۔‘‘ (مالی نظام حصہ دوم صفحہ 30)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے۔ وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر یہ فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 13؍اپریل 2007)

بھارت کے جملہ صاحب نصاب احباب و مستورات اس اہم فریضہ زکوٰۃ کی بجا آوری کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7؍جون 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عبداللہ بن طارقؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن طارق ظَفَرِیؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت مُعَتِّبؓ بن عُبَید حضرت عبداللہ بن طارقؓ کے اخیافی بھائی تھے۔ آپ دونوں غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور واقعہ رجیع کے دن شہید ہوئے۔

سوال رسول اللہ ﷺ نے 3ہجری کو کن سات اصحاب کو عضل اور قارہ قبائل کو دینی تعلیم دینے کے لیے بھیجا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان سات صحابہ کے نام یہ ہیں: حضرت عاصم بن ثابتؓ، حضرت مَرْثَد بن اَبُو مَرْثَدؓ، حضرت خُبَیب بن عَدِیؓ، حضرت خالد بن بُکَیرؓ، حضرت زید بن دَثِنہؓ، حضرت عبداللہ بن طارقؓ اور حضرت مُعَتِّبْ بن عُبَیدؓ۔

سوال ان اصحاب کے ساتھ مقام رجیع میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب یہ لوگ مقامِ رجیع تک پہنچے تو قبیلہ ھُذَیل کے لوگوں نے سرکشی اختیار کرتے ہوئے ان صحابہ کا محاصرہ کیا اور ان سے جنگ کی۔ حضرت مرثدؓ، حضرت خالدؓ، حضرت عاصمؓ اور حضرت مُعَتِّب بن عُبَیدؓ تو وہیں شہید ہو گئے۔ جبکہ حضرت خُبیبؓ، حضرت عبداللہ بن طارقؓ اور حضرت زیدؓ نے ہتھیار ڈال دیئے تو کافروں نے انہیں قید کر لیا۔ جب وہ مقام ظَہْرَان پہنچے جو مکہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے تو حضرت عبداللہ بن طارقؓ نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور تلوار ہاتھ میں لے لی۔ اس پر مشرکین نے آپؓ کو پتھروں سے مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؓ شہید ہو گئے۔ آپؓ کی قبر ظَہْرَان میں ہے۔

سوال قبیلہ بنولحیان نے حضرت خبیبؓ اور حضرت زیدؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنولحیان نے قریش کو خوش کرنے کے لیے اور روپے کے لالچ سے خبیبؓ اور زیدؓ کو مکہ لے جا کر انہیں قریش کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ خُبیبؓ کو حارِث بن عامِر بن نوفل کے لڑکوں نے خرید لیا کیونکہ خُبَیبؓ نے بدر کی جنگ میں حارِث کو قتل کیا تھا اور زیدؓ کو صَفْوَان بن امیہ نے خرید لیا۔

سوال قبیلہ عضل اور قارہ نے کیا غداری کی تھی اور کس کے بھڑکانے پر کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عضل اور قارہ کی گزارش پر اپنے دس اصحاب انکی دینی تربیت کے لیے بھجوائے تھے۔ لیکن ان قبائل نے بنولحیان کے بھڑکانے پر اور انعام کے لالچ میں مسلمانوں کے ساتھ غداری کی۔ بنولحیان مسلمانوں سے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے اصحاب کے ساتھ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولحیان کو خفیہ اطلاع بھجوا دی کہ مسلمان آ گئے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عاقل بن بکیرؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عاقل بن بُکَیر کا پہلا نام غَافِل تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عاقل رکھ دیا۔ حضرت عاقلؓ، حضرت عامرؓ، حضرت اِیَاسؓ اور حضرت خالدؓ ان چاروں بھائیوں نے اکٹھے دارِارقم میں اسلام قبول کیا۔ آپ نے اپنے سارے خاندان کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاقلؓ اور حضرت مُبَشِّر بن عَبْدُ الْمُنْذِرؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت عاقل کے باقی تین بھائی بھی غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

سوال حضرت بلالؓ کا حضرت عاقلؓ کی بہن کے ساتھ نکاح کس طرح ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عاقل اپنے بھائیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہماری بہن کا نکاح فلاں شخص سے کر دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ چاروں بھائیوں کو تسلی نہیں تھی تو چلے گئے۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اہلِ جنت میں سے ہے؟ اس پر ان لوگوں نے حضرت بلالؓ سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن حارثہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن حارثہؓ کے والد کا نام حارثہ بن شُرَحبِیل بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت زیدؓ یمن کے قبیلہ بنو قُضَاعَۃ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کی والدہ آپ کو لے کر میکے گئیں۔ وہاں سے بنوقَین کے سوار گزر رہے تھے۔ سفر کے دوران پڑاؤ ڈالا تو انہوں نے خیمے کے سامنے سے حضرت زید کو اٹھا لیا اور غلام بنا کر عُکَاظ کے بازار میں حکیم بن حزام کو چار سو درہم میں فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام نے انہیں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کی خدمت میں پیش کیا اور بعد میں حضرت خدیجہؓ نے اپنے تمام غلاموں کے ساتھ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔

سوال حضرت زید کے والد جب انہیں ڈھونڈتے ہوئے مکہ پہنچے تو حضرت زید نے ان سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ کے والد حَارِثہ اور چچا کعب مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فدیہ کے بدلہ اپنے لڑکے حضرت زید کی آزادی کی درخواست کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو بلا کر ان کی رائے طلب کی تو حضرت زید نے اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

سوال حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کے بعد آپ ﷺ کو کیا تجویز دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنی ساری دولت اور اپنے سارے غلام آپؐ کی خدمت میں پیش کر دوں اور یہ سب آپؐ کا مال ہو جائے۔ آپؐ قبول فرما لیں تو میری خوشی ہوگی اور خوش قسمتی ہوگی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی اس تجویز پر کیا ردّعمل ظاہر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا خدیجہ! کیا تم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے؟ اگر تو تم سارا مال مجھے دے دو گی تو مال میرا ہو جائے گا اور پھر تمہارا نہیں رہے گا۔ اور میں سب سے پہلے غلاموں کو آزاد کر دوں گا۔ چنانچہ آپؐ نے خانہ کعبہ جا کر سارے غلاموں کو آزاد کرنے کا اعلان کر دیا۔

سوال حضرت زید نے جب اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو آنحضرت ﷺ نے ان سے کیا سلوک فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب زیدؓ نے اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ خدا میں تشریف لے گئے اور اعلان کیا کہ زیدؓ نے جس محبت کا ثبوت دیا ہے اس کی وجہ سے وہ آج سے میرا بیٹا ہے۔ اس پر زیدؓ کا باپ اور چچا دونوں خوش ہوئے اور خوش خوش واپس چلے گئے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ نہایت آرام اور سکھ کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید کو کیا کہہ کر پکارا کرتے تھے؟

جواب حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ سے فرمایا: اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا تم ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ یَا زَیْدُ اَنْتَ مَوْلَایَ وَمِنِّیْ وَاِلَیَّ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ کہ اے زید! تو میرا دوست ہے اور مجھ سے ہے اور میری طرف سے ہے اور تو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

سوال کن چار لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ تعلق کا موقع ملا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چار آدمی جن کو آپؐ سے بہت زیادہ تعلق کا موقع ملا تھا جو آپؐ پر ایمان لائے یعنی خدیجہؓ آپ کی بیوی، علیؓ آپ کے چچازاد بھائی اور زیدؓ آپ کے آزاد کردہ غلام اور ابوبکرؓ آپ کے دوست اور ان سب کے ایمان کی دلیل اس وقت یہی تھی کہ آپؐ جھوٹ نہیں بول سکتے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد حضرت زید کی معیت میں کس علاقہ کی طرف تشریف لے گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ مظالم شروع کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن حارثہؓ کے ہمراہ سن 10 نبوی میں طائف کی طرف تشریف لے گئے۔ آپؐ دس دن تک طائف میں رہے۔ آپؐ طائف کے تمام رؤسا کے پاس گئے مگر کسی نے بھی آپ کی دعوت قبول نہیں کی اور انہوں نے آوارہ لوگوں کو آپؐ کے خلاف بھڑکایا تو وہ آپؐ کو پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں قدموں سے خون بہنے لگا۔ حضرت زید بن حارثہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینکے جانے والے پتھروں کو اپنے اوپر لینے کی کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت زیدؓ کے سر پر بھی متعدد زخم آئے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14؍جون 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جب طائف کے لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کا انکار کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے پاس گئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے رئیسِ اعظم عَبْدِ یَالِیْل کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی مگر اس نے صاف انکار کیا بلکہ تمسخر کے رنگ میں کہا کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو مجھے آپؐ کے ساتھ گفتگو کی مجال نہیں اور اگر جھوٹے ہیں تو پھر گفتگو لاحاصل ہے۔

سوال عبد یالیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بد بخت نے شہر کے آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے لگا دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپؐ کے پیچھے ہو لیے اور آپؐ پر پتھر برسانے شروع کیے جس سے آپؐ کا سارا بدن خون سے تر بتر ہو گیا۔ برابر تین میل تک یہ لوگ آپؐ کے ساتھ ساتھ گالیاں دیتے اور پتھر برساتے چلے آئے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس صحابی کو طائف کے سفر میں آپؐ کے ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن حارثہؓ طائف کے سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے، جب طائف کے آوارہ لوگ آپؐ پر پتھر برسا رہے تھے تو حضرت زید ان پتھروں کو روکتے تھے جس کی وجہ سے ان کے سر پر بھی پتھر لگے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ کے باغ میں آ کر کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: طائف سے تین میل کے فاصلے پر مکہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کا ایک باغ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آ کر پناہ لی اور ظالم لوگ تھک کر واپس لوٹ گئے۔ یہاں ایک سائے میں کھڑے ہو کر آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَ قِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ۔ اَللّٰھُمَّ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَاَنْتَ رَبِّیْ اے میرے ربّ! میں اپنے ضعفِ قوت اور قلتِ تدبیر اور لوگوں کے مقابلے میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا! تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بےکسوں کا تو ہی نگہبان اور محافظ ہے۔ تو ہی میرا پروردگار ہے۔

سوال عتبہ و شیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا تو کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عُتْبَہ و شَیْبَہ اس وقت اپنے اس باغ میں موجود تھے۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا تو دور و نزدیک کی رشتہ داری سے یا قومی احساس سے یا نہ معلوم کسی اَور خیال سے، بہرحال اپنے عیسائی غلام عدّاس نامی کے ہاتھ ایک کشتی میں کچھ انگور لگا کر آپ کے پاس بھجوائے۔

سوال آنحضرت ﷺ اور عداس میں کیا گفتگو ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے عدّاس

سے فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور کس مذہب کے پابند ہو؟ اس نے کہا کہ میں نینوا کا ہوں اور مذہباً عیسائی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہی نینوا جو خدا کے صالح بندے یونس بن متّی کا مسکن تھا؟ اس نے کہا کہ ہاں مگر آپ کو یونس کا حال کیسے معلوم ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرا بھائی تھا کیونکہ وہ بھی اللہ کا نبی تھا اور میں بھی اللہ کا نبی ہوں۔

سوال عداس پر آنحضرت ﷺ کی تبلیغ کا کیا اثر ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی جس کا اس پر اثر ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر جوشِ اخلاص میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چوم لیے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپسی کے بعد کس شخص کی پناہ میں مکہ تشریف لائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سفرِ طائف کے بعد مکہ والوں کے زیادہ دلیر ہو جانے کا اندیشہ تھا اس لیے آپؐ نے مُطعِم بن عدِی کو کہلا بھیجا کہ میں مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں کیا تم مجھے اس کام میں مدد دے سکتے ہو؟ مُطعِم پکا کافر تھا مگر طبیعت میں شرافت تھی۔ اس نے اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لیا اور سب مسلح ہو کر کعبے کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپؐ کو کہلا بھیجا کہ آجائیں ہم آپؐ کو پناہ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کعبہ کا طواف کیا اور وہاں سے مُطعِم اور اس کی اولاد کے ساتھ تلواروں کے سایہ میں اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ یہ بہر حال اس کی ایک نیکی تھی۔

سوال مدینہ ہجرت کے کچھ عرصہ بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ کے سپرد کیا ذمہ داری عائد کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینہ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کو کچھ روپیہ دے کر مکہ روانہ فرمایا جو چند دن میں آپ کے اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر خیریت سے مدینہ پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ عبداللہ بن ابی بکر، حضرت ابوبکرؓ کے اہل وعیال کو بھی ساتھ لے کر مدینہ پہنچ گئے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذی قعدہ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا تو کفار کی طرف سے آپؐ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اہلِ مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے نہیں دیا۔ آپؐ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ آپؐ آئندہ سال عمرے کو آئیں گے اور مکہ میں تین دن تک ٹھہریں گے۔ صلح نامہ میں آپ نے لکھوایا کہ یہ وہ شرطیں ہیں جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی۔ مکہ والوں نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو آپؐ کو کبھی نہ روکتے۔ اس پر آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ یہاں سے مٹادو۔ حضرت علیؓ نے کہا ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! میں آپؐ کے خطاب کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لکھا ہوا کاغذ لے لیا۔ آپ نے یوں لکھا کہ یہ وہ شرطیں ہیں جو محمد بن عبداللہ نے ٹھہرائیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ سے واپسی پر حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے حق میں کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حمزہؓ کی بیٹی عُمارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آئیں کہ اے چچا! اے چچا! حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کو دے دیا۔ اب حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ، حضرت حمزہؓ کی لڑکی کی بابت جھگڑنے لگے۔ حضرت علیؓ کہنے لگے کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور حضرت جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ اسماء بنت عُمَیس میری بیوی ہے اور حضرت زیدؓ نے کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت زیدؓ کو کیا اعزاز عطا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں اور حضرت جعفر سے کہا تم صورت اور سیرت میں مجھ سے ملتے جلتے ہو اور حضرت زید سے کہا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور دوست ہو۔

سوال حضرت علیؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے شادی کر لیں تو آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ میرے دودھ بھائی ہیں اور میں اس بچی کا چچا ہوں۔

سوال حضرت زید کی شادی حضرت ام ایمنؓ سے کس طرح ہوئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ام ایمنؓ کی شادی عُبَید بن زید سے ہوئی تھی جو ایک حبشی غلام تھے۔ حضرت ام ایمنؓ کے خاوند کی وفات ہو گئی تو آپؓ کی شادی حضرت زیدؓ سے کر دی گئی۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت ام ایمنؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت مہربانی سے پیش آتیں اور آپ کا خیال رکھتی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اہل جنت کی خاتون سے شادی کر کے خوش ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ام ایمنؓ سے شادی کر لے۔ اس پر حضرت زید بن حارثہؓ نے ان سے شادی کی جس سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے۔

سوال حضرت ام ایمنؓ کون تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ام ایمنؓ آپؐ کے والد کی وفات پر ایک لونڈی کی حیثیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورثہ میں پہنچی تھیں۔ جب آپؐ بچپن میں اپنی والدہ کے ساتھ اپنے ننہیال گئے تھے تو یہی امن ایمن آپؐ کے ساتھ تھیں اور والدہ کی وفات کے بعد آپؐ کو مکہ لے کر آئی تھیں۔ بڑے ہو کر آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمِّ ایمنؓ کو ھٰذِہٖ بَقِیَّۃُ اَھْلِ بَیْتِیْ یعنی یہ میرے اہل بیت میں سے باقی ماندہ ہیں، کہا کرتے تھے۔ آپؐ یہ بھی فرماتے کہ اُمُّ أَیْمَنَ أُمِّيْ بَعْدَ أُمِّيْ۔ یعنی ام ایمنؓ میری حقیقی والدہ کے بعد میری والدہ ہے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

Mob: 9647960851 9082768330

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم وغم دُور فرماوے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

نیز فرماتے ہیں: ’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم وغم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341، 342، اشتہار 7؍دسمبر 1892)

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 5 راگست 2019ء بروز سوموار مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں کچھ نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ خولہ صہیب کا ہے جو سید صہیب احمد صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم اسامہ رحمٰن کے ساتھ چار ہزار امریکن ڈالرحق مہر پر طے پایا ہے جو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم ہیں۔ نفیس الرحمٰن صاحب کے بیٹے ہیں۔ یہ لڑکی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے کی بیٹی اور اسی طرح حضرت سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کے خاندان میں سے ان کے پوتے کے بیٹے کی بیٹی ہیں۔ اور نفیس الرحمٰن کا جو لڑکا ہے اسامہ رحمٰن، یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پوتی کا بیٹا ہے اور اسی طرح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی پوتی کا نواسہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ پرانے احمدی خاندان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کا تعلق ہے۔ ان کے نکاح کا میں اعلان کرتا ہوں۔

دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ لڑکی کے وکیل ان کے بھائی سید حارث صہیب احمد ہیں اور لڑکے کے وکیل ہبۃ الرحمٰن صاحب ہیں جو ان کے چچا ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ڈاکٹر حمدیٰ محمود (واقفۂ نو) کا ہے جو طارق محمود کھوکھر صاحب (مربی سلسلہ پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم حاشر محمود (مربی سلسلہ) ابن محمد ارشد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ڈاکٹر روبینہ مظفر (واقفۂ نو) کا ہے جو میاں مظفر احمد صاحب (مربی سلسلہ دفتر پی ایس ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم میر مبرور احمد (واقف نو) ابن میر مظفر احمد صاحب (ربوہ) کے ساتھ سات لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی اور لڑکے دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ وحید (واقفۂ نو) کا ہے جو وحید احمد بٹ صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم برہان احمد کاشف جنجوعہ (مربی سلسلہ جرمنی) کے ساتھ چار ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے، جو احمد حسنی جنجوعہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عطیۃ الکریم (واقفۂ نو) کا ہے۔ جو عطاء الرب صاحب (پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم طاہر حمید (مربی سلسلہ پاکستان) کے ساتھ ساٹھ ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو بشارت احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فائقہ عروج کا ہے جو ظفر اقبال صاحب (پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم اویس احمد تارڑ (مربی سلسلہ پاکستان) کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو محمد اسلم تارڑ صاحب کے بیٹے ہیں اور دونوں طرف سے اس میں بھی وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فریدہ صدف کا ہے جو مبشر احمد بھٹی صاحب (گوجرانوالہ پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم کلیم احمد خالد (مربی سلسلہ پاکستان) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ نسیم احمد خالد صاحب کے بیٹے ہیں۔ ان کے بھی دونوں کے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ بریرہ محمود کا ہے جو محمد محمود صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فیصل مظفر (مربی سلسلہ جامعہ احمدیہ پاکستان) کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ مظفر احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ شائلہ فرید کا ہے جو فرید اختر صاحب (کراچی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ادیب احمد بلوچ (جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو مظفر احمد بلوچ گوپانگ صاحب کے بیٹے ہیں۔ اور دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حرا بشارت کا ہے جو بشارت حمید صاحب (کراچی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عمر احمد بلوچ (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو مظفر احمد بلوچ صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سابحہ طاہر کا ہے جو مبشر احمد صاحب (راولپنڈی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم وقار احمد کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم ہیں اور افتخار احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ درثمین احمد (واقفۂ نو) کا ہے جو مدثر احمد صاحب (واقف زندگی نائیجیریا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم حارث احمد خان (واقف نو) ابن منصور احمد خانصاحب (امریکہ) کے ساتھ اٹھارہ ہزار امریکی ڈالرحق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے کی طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ عاطف کا ہے جو حامد مقصود عاطف صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عطاء المنیب (واقف نو) ابن عبد المجید اعوان (ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ صباحت محمود علی کا ہے جو صداقت محمود علی صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم ظہیر الدین کے ساتھ پینتیس ہزار امریکن ڈالرحق مہر پر طے پایا ہے جو غلام احمد قادر صاحب (مربی سلسلہ انڈیا) کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ ایاز (واقفۂ نو) کا ہے جو ایاز محمود احمد صاحب (آسٹریلیا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم منیب احمد (وقف نو) ابن نسیم احمد صاحب (لندن) کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ باسمہ ریحانہ ملک (واقفۂ نو) کا ہے جو عبد الباسط ملک صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم محمد طلحہ قمر (واقف نو) ابن محمد ساجد قمر صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ لندن میں رہتے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ تاشفین طاہر جھٹول (واقفۂ نو) کا ہے جو طاہر احمد جھٹول صاحب (یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شہزاد احمد (وقف نو) ابن سلیم احمد صاحب (صدر جماعت شیفیلڈ یوکے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ رابعہ احمد کا ہے جو مبشر احمد صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم نعمان احمد باجوہ (واقف نو) ابن محمد بوٹا باجوہ صاحب (بلجیم) کے ساتھ دس ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نتاشہ احمد کا ہے جو ناصر احمد صاحب (مورڈن یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم محمد کامران میاں (وقف نو) ابن رفیع میاں صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ تاشفہ حبیب کا ہے جو مرزا حبیب بیگ صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم حافظ منیر احمد (واقف نو) ابن شریف احمد صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ صوفیہ ذوفشاں درد کا ہے جو ڈاکٹر احمد کرشن درد صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فائق احمد ملک (واقف نو) کے ساتھ تیس ہزار امریکی ڈالرحق مہر پر طے پایا ہے جو شاہد سعید ملک صاحب (امریکہ) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مائرہ احمد کا ہے جو منیر ذوالفقار (ناصر آباد پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ابتسام جاوید خان ابن جاوید اقبال خانصاحب (ملتان پاکستان) کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سیدہ ماریہ شاہ کا ہے جو سید کلیم احمد شاہ صاحب (کرائیڈن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم دانیال احمد غفور ابن عبد الواسع غفور صاحب (Leamington Spa) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ تحمیدہ رشید کا ہے جو اقبال محمود رشید صاحب (کرالی یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم صباحت احمد ابن شوکت پرویز چوہدری صاحب (امریکہ) کے ساتھ دس ہزار امریکی ڈالرحق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عرفہ طاہر کا ہے جو طاہر احمد صاحب (یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم نصیر احمد آصف ابن رشید احمد صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ راضیہ رانا کا ہے جو مسعود احمد رانا صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مصور چوہدری ابن مبشر احمد چوہدری صاحب (یوکے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ شائمہ اسحاق ڈار بنت محمد اسحاق ڈار صاحب (یوکے) کا ہے۔ جو عزیزم مبشر مبین ابن خواجہ محمد مبین (جرمنی) کے ساتھ آٹھ ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8 رنومبر 2019)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22؍جولائی 2019 بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد،ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب (رضا کار کارکن ریویو آف ریلیجنز و الفضل انٹرنیشنل لندن)

19؍جولائی 2019ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے بیٹے اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ 1970ء میں پاکستان سے آئرلینڈ آئے اور پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ آپ کو گالوے کا پہلا مشن ہاؤس کھولنے کی توفیق ملی۔ 1992ء میں یوکے آگئے اور ساؤتھ ریجن کے امیر مقرر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد خود کو جماعت کی خدمت کیلئے وقف کر دیا اور لمبا عرصہ ریویو آف ریلیجنز اور الفضل انٹرنیشنل کے علاوہ دفتر جلسہ سالانہ میں بھی رضا کارانہ خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ ایک انتہائی نیک انسان تھے۔ پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود مسجد فضل لندن اور مسجد مبارک اسلام آباد میں نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ارشد محمود ملک صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی)

27؍مئی 2019ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم دوسروں کی مدد کرنے والے، نظام جماعت کے پابند، ایک صاف گو، مخلص اور نیک انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ امور عامہ جرمنی میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم حافظ مبشر احمد منصور صاحب
(سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل مدرسۃ الحفظ، ربوہ)

20؍جون 2019ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے لودھراں میں قائد ضلع کے علاوہ ضلعی سطح پر سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں مدرسۃ الحفظ ربوہ میں بطور استاد و سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، عاجز، منکسر المزاج، سادہ طبیعت کے مالک، مہمان نواز، خوش اخلاق اور ایک نیک مخلص انسان تھے۔ جماعتی خدمت کا بہت شوق وجذبہ رکھتے تھے۔ قرآن سے محبت تھی۔ خود بھی حافظ قرآن تھے اور چھوٹے بیٹے کو بھی قرآن کریم حفظ کروایا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم احمد فراز صاحب (مربی سلسلہ) ریسرچ سیل میں اور ایک داماد مکرم عطاء القیوم صاحب (مربی سلسلہ) کانگو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی کانگو والی بیٹی اپنے میاں کے ساتھ میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے والد کے جنازہ میں شرکت نہیں کرسکیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم حافظ مستنصر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(3) مکرمہ شکیلہ رحمٰن صاحبہ
اہلیہ مکرم لطف الرحمٰن صاحب (کینیڈا)

14؍مئی 2019ء کو 39 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک نیک، ہمدرد اور فراخ دل خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم جاذب احمد صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

(4) مکرمہ مبارکہ حیدر صاحبہ
(Hattersheim، جرمنی)

27؍مئی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت غلام فرید صاحب کی نواسی، محترم میاں سراج الدین صاحب درویش و مؤذن منارۃ المسیح قادیان کی پوتی اور محترم عطاء اللہ کلیم صاحب (سابق مشنری انچارج جرمنی) کی بھتیجی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری تربیت کے علاوہ بعض اَور شعبوں میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(5) عزیزم صمد احمد، واقف نو (اڈیشہ، انڈیا)

7؍اپریل 2019ء کو اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نہانے گیا تھا کہ پانی کے تیز بہاؤ کی لپیٹ میں آکر ڈوبنے کی وجہ سے 10 سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

بطور ڈرائیور خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواستیں دو ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:

(1) اُمیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے (2) اُمیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (3) وہی اُمیدوار بطور ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے اور (4) جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے (5) اُمیدوار کو درجہ دوم کے برابر الاؤنس و دیگر سہولیات دی جائیں گی (6) اُمیدوار کے قادیان آمد ورفت کے اخراجات اپنے ہوں گے (7) اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

نوٹ: درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلیں۔

(ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان
(Ph) 01872-501130 (Mob) 9877138347, 9646351280
e-mail: diwan@qadian.in

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

’’میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومَقدرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

رشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 8 ستمبر 2019 کو نماز سینٹر (مکان مکرم محمد مصطفیٰ لاڈ جی صاحب) میں بعد نماز مغرب صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ خاکسار نے کی۔ عزیزم ہاشم احمد نے ایک نعت نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی اجلاس

مورخہ 15 ستمبر 2019 کو نماز سینٹر میں بعد نماز مغرب صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ خاکسار نے کی۔ عزیزم عبدالمالک کاشف نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے ''اصلاح اعمال'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور یادگیر)

24 پرگنہ بنگال میں پہلی تقریب تقسیم انعامات برائے احمدی طلبا

مورخہ 29 ستمبر 2019 کو احمدیہ مشن ڈائمنڈ ہاربر بنگال میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام 1st award ceremony fo Ahmadiyya students کا انعقاد کیا گیا۔ یہ اجلاس مکرم قاضی ناصر احمد صاحب امیر جماعت 24 پرگنہ زون A کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں 24 پرگنہ کے سرکل انچارج صاحبان کے علاوہ مبلغین، معلمین، خدام، اطفال و پریس کے نمائندگان شامل ہوئے۔ 60 فی صد سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے کل 26 طلبا کو انعامات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر خادم اور طفل کو دینی و دنیاوی علم کے نور سے منور کرے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(عزیز ملّا، قائد مجلس خدام الاحمدیہ 24 پرگنہ ویسٹ بنگال)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کا 25 سالانہ اجتماع مورخہ 18 تا 20 راکتوبر 2019 بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار قادیان دارالامان میں بمقام بستان احمد (جلسہ گاہ مستورات) منعقد ہوا جس میں بھارت کے 22 صوبہ جات کی 175 مجالس کی 682 مہمان خواتین نے شرکت کی۔ مورخہ 18 راکتوبر کو صبح دس بجے افتتاحی اجلاس محترمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے لوائے احمدیت لہرایا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد لجنہ وناصرات اور نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے خطاب کیا۔ بعدہ سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ بھارت سال 19-2018 پیش کی گئی۔ دوران اجتماع لجنہ وناصرات کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ نیز محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے پردے کی رعایت سے مستورات سے خطاب بھی فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماع میں مجلس کولکاتہ کی طرف سے مذاکرہ پیش کیا گیا اور مجلس حیدرآباد نے اپنی لجنہ وناصرات کی ڈاکیومنٹری پیش کی۔ نیز ایک تربیتی سیمینار، مشاعرہ، علمی نمائش اور ریفریشر کورس کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اجتماع سے دو دن قبل ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہ حسن کارکردگی میں پوزیشن لینے والی مجالس اور علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات لجنہ وناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(نصرت بدر بیگم، معاون صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

واقفین وواقفات نو قادیان کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مورخہ 10، 11، 12 نومبر 2019 کو واقفین وواقفات نو قادیان کا 22واں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ 10 ر نومبر 2019ء کو مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولوی شمیم احمد غوری صاحب انچارج شعبہ وقف نو بھارت نے وقف نو کی اہمیت پر درس دیا۔ بعد نماز ظہر احمدیہ گراؤنڈ میں واقفین نو کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد انوار میں محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب نائب امیر اوّل قادیان کی زیر صدارت ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی شمیم احمد غوری صاحب انچارج شعبہ وقف نو بھارت نے تحریک وقف نو کا تعارف اور وقف زندگی کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تربیتی نشست میں قادیان کے چھ صد واقفین وواقفات نو اور ان کے والدین نے شرکت کی۔ **دوسرا دن مورخہ 11 نومبر 2019:** بعد نماز ظہر واقفین کے علمی مقابلہ جات مسجد انوار میں منعقد ہوئے۔ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد انوار میں ایک ڈسکشن پروگرام منعقد ہوا۔ واقفین نو کے ایک پینل نے تعلق باللہ، خلافت سے وابستگی اور سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے موضوع پر گفتگو کی۔ **تیسرا دن مورخہ 12 نومبر 2019:** صبح 8 بجے تا ازان مغرب واقفین نو کے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی تقریب محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم محمد لقمان غوری نے کی۔ نظم عزیزم عطاء الحسیب لون نے پڑھی۔ سالانہ رپورٹ خاکسار نے پیش کی۔ بعدہ مکرم سلطان احمد ظفر صاحب صدر وقف نو کمیٹی قادیان نے تقریر کی مکرم جاوید احمد لون صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہ واقفات نو بچیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ **سائنس نمائش:** امسال پہلی مرتبہ اجتماع کے موقع پر Science Exibition کا اہتمام کیا گیا جس میں 40 سے زائد واقفین اور واقفات نو نے اپنے پروجیکٹ بنا کر پیش کئے۔ اس Exibition کا افتتاح محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے کیا۔

(طاہر احمد بیگ سیکرٹری وقف نو قادیان)

تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے والے مخلصین جماعت کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 رنومبر 2019 کو اپنے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 85ویں سال کے اختتام اور 86ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کے احسان سے جماعت احمدیہ بھارت کو گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے عطا کردہ ٹارگٹ کو مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ امسال بھارت کو دُنیا بھر کے ممالک میں (پاکستان کو چھوڑ کر) پانچویں پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وکالت مال کی طرف سے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش ہونے پر پیارے آقا نے مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کو درج ذیل مشفقانہ دعاؤں سے نوازا۔

''اللہ تعالیٰ ہندوستان بھر کے مالی قربانی کرنے والے احباب جماعت کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرماتا رہے۔ زہد وتقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور تمام نیک مقاصد میں کامیابی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب خادمین سلسلہ کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اعلیٰ خوبیوں کا حامل بنائے اور ہر آن اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔''

اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان سبھی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں آئندہ بھی پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے کا اہل بنائے۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ وناصرات الاحمدیہ صوبہ گجرات

مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ وناصرات الاحمدیہ کو اپنا سالانہ اجتماع مورخہ 22 ستمبر 2019 کو احمد آباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نماز تہجد مکرم شاہد احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ جوناگڑھ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم شبیر احمد صاحب نے درس دیا۔ بعدہ خدام، اطفال اور ناصرات کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ دوپہر بارہ بجے افتتاحی تقریب مکرم آصف احمد منصوری صاحب امیر ضلع احمد آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شاہد احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ بعدہ عہد مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مکرم ہارون خان صاحب قائد ضلع احمد آباد، سریندر نگر و بھاؤنگر نے دہرایا۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید نعیم احمد صاحب صدر جماعت احمد آباد نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ تینوں مجالس کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب امیر جماعت احمدیہ احمد آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ہارون خان صاحب اور مکرم طارق چودھری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد آباد نے تقریر کی۔ تقسیم انعامات کے بعد صدر جلسہ نے شکریہ احباب پیش کیا اور دعا کروائی۔

(سید عبدالہادی کاشف، مربی سلسلہ احمد آباد، گجرات)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : **1800 103 2131**

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9871: میں خدیجہ بیگم زوجہ مکرم ستار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبر کوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 9 گرام، کان کا پھول ایک سیٹ 1 گرام (تمام زیورات 24 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 100 گرام ایک سیٹ، حق مہر: -/2500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر سبحان علی معلم سلسلہ الامۃ: خدیجہ بیگم گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9872: رقیہ بیگم زوجہ مکرم سفیر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹ پلاّ ڈاکخانہ راگادی پاڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 8 گرام، کان کے پھول 1.5 گرام، ناک کا پھول نصف گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی پازیب: ایک سیٹ 60 گرام، حق مہر: -/20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر خان الامۃ: رقیہ بیگم گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9873: میں ذاکر خان ولد کلیم الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹ پلاّ ڈاکخانہ راگادی پاڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر خان معلم سلسلہ العبد: ذاکر خان گواہ: شیخ صبغت اللہ معلم سلسلہ

مسل نمبر 9874: میں مبارک بیگم زوجہ مکرم جلال الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبر کوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر سبحان علی معلم سلسلہ الامۃ: مبارک بیگم گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9875: میں ساجدہ بیگم زوجہ مکرم کافق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد 7 گرام، کان کے پھول ایک سیٹ 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب ایک سیٹ 30 گرام، حق مہر -/20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال الامۃ: ساجدہ بیگم گواہ: مبشر خان معلم سلسلہ

مسل نمبر 9876: میں طیبہ فرحانہ بیگم زوجہ مکرم صفدر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 1 عدد 12 گرام، گلے کا چین 1 عدد 5 گرام، بالیاں 6 عدد 10 گرام، کان کے پھول 3 سیٹ 20 گرام، انگوٹھی 2 عدد 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 3 سیٹ 50 گرام، حق مہر -/35,500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کرامت احمد خان معلم سلسلہ الامۃ: طیبہ فرحانہ بیگم گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9877: میں الطاف احمد خان ولد مکرم مسعود احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کرامت احمد خان العبد: الطاف احمد خان گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9878: میں امۃ بیگم زوجہ مکرم شیخ ضیاء الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے پھول ایک جوڑی 3 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ الامۃ: امۃ بیگم گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9879: میں ربینہ بیگم زوجہ مکرم ہماجاج خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول ایک سیٹ 2 گرام، گلے کی چین 3 گرام ایک عدد (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی پازیب ایک سیٹ 40 گرام، حق مہر -/40,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر خان الامۃ: روبینہ بیگم گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9880: میں عرفات علی ولد مکرم رحمت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ العبد: عرفات علی گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

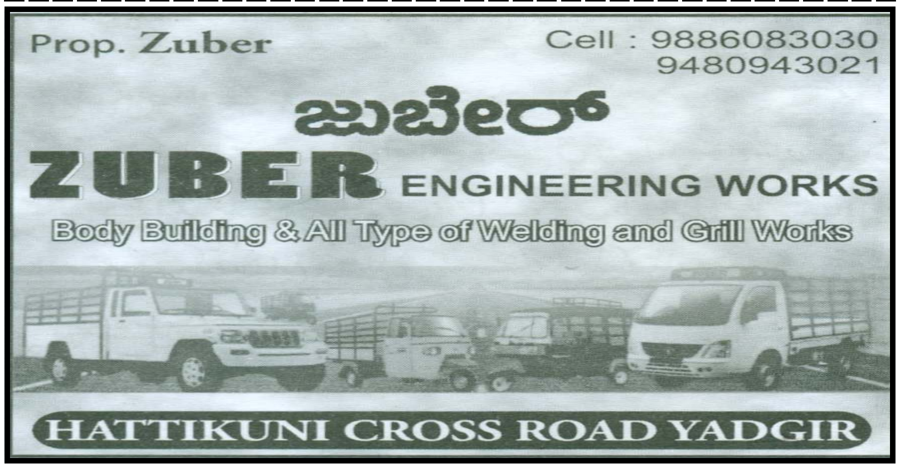

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
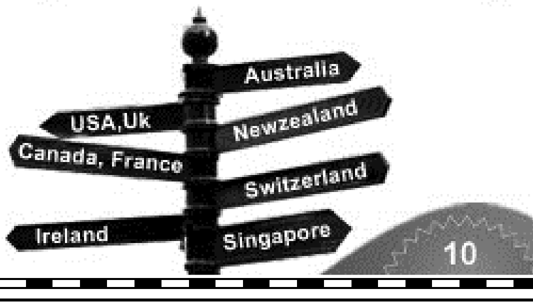

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 5 - December - 2019 Issue. 49

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29رنومبر 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت یزید بن ثابت ایک بدری صحابی تھے ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن نجار سے تھا۔ آپ حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت یزید بن ثابت غزوہ بدر اور احد دونوں میں شامل ہوئے تھے۔ آپ کی شہادت 12 ہجری میں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔

حضرت یزید بن ثابت سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ظاہر ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ بھی تیزی سے کھڑے ہو گئے وہ تب تک کھڑے رہے جب تک جنازہ گزر نہ گیا۔ حضرت یزید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی تکلیف یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے اور میرا خیال ہے کہ وہ کسی یہودی مرد یا عورت کا جنازہ تھا۔

ایک اور روایت ہے حضرت یزید بن ثابت سے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے آپ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں قبیلہ کی لونڈی کی قبر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا۔ صحابہ نے عرض کی کہ وہ دوپہر کے وقت فوت ہوئی تھی اور آپ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے ہم نے آپ کو اس وجہ سے اٹھانا پسند نہیں کیا کہ آپ آرام کر رہے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بندی کی اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں یعنی اس قبر کے اوپر ہی آپ نے صفیں بنوا کے جنازہ پڑھا پھر فرمایا کہ جب تک میں تمہارے درمیان ہوں جو بھی تم میں سے فوت ہو اس کی خبر مجھے ضرور دو کیونکہ میری دعا اس کے لئے رحمت ہے۔

اگلے صحابی حضرت معوذ بن عمرو بن جموح ہیں۔ حضرت معوذ بن عمرو بن جموح اپنے دو بھائیوں حضرت معاذ اور حضرت خلاد کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اس کے علاوہ یہ غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے تھے۔ حضرت معوذ بن عمرو کے والد وہی عمرو بن جموح ہیں جن کو ان کے بیٹوں نے ان کے لنگڑا ہونے کی وجہ سے بدر میں شامل ہونے نہیں دیا تھا۔ جب احد کا موقع آیا تو حضرت عمرو بن جموح نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ بدر کے موقع پر تم نے مجھے جانے نہیں دیا تھا لیکن اب میں ضرور جاؤں گا تم مجھے روک نہیں سکتے۔ ان کے بیٹوں نے بہتیرا کہا کہ آپ کی ٹانگ خراب ہے آپ پہ تو جنگ فرض نہیں ہے حضرت عمرو بن جموح نہیں مانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں لیکن میں آپ کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے اور تم پر جہاد فرض نہیں ہے۔ لیکن پھر آپ نے ان کا جوش دیکھ کے شوق دیکھ کے اجازت دے دی۔ حضرت عمرو بن جموح نے اپنا جنگ کا ساز و سامان لیا اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے اللہ مجھے شہادت عطا فرما اور مجھے ناکام و نامراد اپنے اہل و عیال کی طرف نہ لوٹانا اور پھر حقیقتاً ان کی یہ خواہش پوری ہوئی اور وہ میدان احد میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے عمرو کو جنت میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

پھر اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت بِشر بن براء بن معرور۔ حضرت بِشر کے والد حضرت براء بن معرور ان بارہ نقیبوں میں سے تھے جو قبیلہ بنو سلمٰی میں مقرر کئے گئے۔ حضرت بِشر اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور حضرت بِشر بن براء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماہر تیر انداز صحابہ میں سے تھے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہود اوس اور خزرج کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ یعنی آپس میں لڑتے تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے وہ نبی جس کی پیشگوئی ہے جو مبعوث ہونے والا ہے اس کے نام پہ ہمیں فتح عطا کر۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں سے مبعوث فرمایا تو انہی لوگوں نے آپ کا انکار کیا اور جو بات وہ کہا کرتے تھے اس سے انکاری ہو گئے۔ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت بِشر بن براء اور داؤد بن سلمٰی نے ایک دن ان سے کہا کہ اَے یہود کے گروہ اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کر لو پہلے تو تم ہم پر محمد نام کے نبی کے ظہور کے ذریعہ فتح مانگتے تھے۔ اب وہ مبعوث ہو گیا ہے تو اب اس نبی پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اس پر سلام بن مشکم یہودی نے جو قبیلہ بنو نضیر کا سردار اور ان کے خزانے کا نگران تھا اور اس عورت زینب بنت حارث کا خاوند تھا جس نے غزوہ خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر آلود گوشت دیا تھا، جواب دیا کہ وہ نبی ہمارے پاس وہ نہیں لے کر آیا جسے ہم پہچانتے ہیں اور نہ آپ وہ نبی ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر کیا تھا۔

حضرت کعب بن عمرو انصاری نے بیان کیا ہے کہ غزوہ احد کے دن ایک موقع پر میں اپنی قوم کے 14 آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا اس پر ہم پر اونگھ طاری تھی جو بطور امن کے تھی یعنی بڑی سکون والی اونگھ تھی۔ جنگی حالت تھی لیکن وہ ایسی اونگھ تھی جو ہمیں سکون دے رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس کی تشریح فرماتے ہیں کہ اَمَنَةً نُّعَاسًا کے مختلف پہلوؤں سے جو تراجم ہیں ان کا خلاصۃً یہ معنی بنے گا کہ غم کے بعد تم پر ایسا سکون نازل فرمایا جسے نیند کہہ سکتے ہیں یا ایسی اونگھ عطا کی جو امن کی حامل تھی یا وہ امن دیا جو نیند کا سا اثر رکھتا تھا یا نیند میں شامل تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں ایک ایسی سکون کی حالت عطا کی جو نیند سے مشابہ تھی مگر نیند کی طرح اتنی گہری نہیں تھی کہ تمہیں اپنے اعضاء پر کوئی اختیار نہیں رہے۔ وہ سکینت تو بخش رہی تھی مگر تمہیں بیکار نہیں کر رہی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال ساری قوم بیک وقت ایک ایسی نیند کی حالت میں چلی جائے جبکہ لڑائی ہو رہی ہو اور دشمن سے سخت خطرہ بھی درپیش ہو یہ اعجاز ہے ایک معجزہ ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے یہ ایک معجزہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص سکون کی کیفیت ان کو اس وقت عطا کی گئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت بِشر نے غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس زہر آلود بکری کا گوشت کھایا جو ایک یہودی عورت نے تحفۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تھا۔ جب حضرت بِشر نے اپنا لقمہ نگلا تو اس جگہ سے ابھی ہٹے بھی نہ تھے کہ ان کا رنگ تبدیل ہو کر طلسان کی مانند سیاہ ہو گیا۔ درد سے ایک سال تک یہ حالت رہی کہ بغیر سہارے کے کروٹ تک نہ بدل سکتے تھے پھر اسی حالت میں آپ کی وفات ہو گئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہیں تھے کہ وہیں کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت بشر بن براء نے جب وفات پائی تو ان کی والدہ کو شدید دکھ ہوا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بِشر کی وفات بنو سلمٰی کو ہلاک کر دے گی کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ کیا بشر کی طرف سلام پہنچایا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ام بِشر اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جیسے پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں ویسے ہی جنتی بھی ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قبیلہ بنو سلمٰی کا کوئی بھی شخص جب وفات پانے والا ہوتا تو حضرت بشر کی والدہ اس کے پاس جا کر کہتی کہ اے فلاں تجھ پر سلام تو وہ جواب میں کہتا تجھ پر بھی۔ پھر وہ کہتی کہ بِشر کو میرا سلام کہنا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت بِشر کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں آپ کے پاس آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تمہارے بھائی کے ساتھ میں نے خیبر میں جو لقمہ کھایا تھا اس کی وجہ سے میں اپنی رَگوں کو کٹتا محسوس کرتا ہوں۔

بعض دشمن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات اس زہر سے ہوئی تھی اور تاریخ و سیرت کی بعض کتب نے بھی یہ بحث اٹھائی ہے اور بعض سیرت نگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وجہ سے شہادت کا مقام دینے کیلئے ان روایات کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ بات درست نہیں ہے اس پر ہمارے ریسرچ سیل نے بھی ایک نوٹ مجھے بھیجا تھا وہ کہتے ہیں کہ تاریخ اور سیرت کی کتب ہوں یا حدیث کی، ایک بات مسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ جو کوئی ایسا کہتا ہے اول تو ان تمام تر روایات کا علم نہیں رکھتا یا وہ غلطی خوردہ ہے۔ واضح رہے کہ زہر دیئے جانے کا واقعہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہوا اور اس کے تقریباً چار سال بعد تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہے۔ بھرپور زندگی گزاری اسی طرح جس طرح اس سے پہلے جنگوں میں بھی جاتے رہے۔ عبادات اور دیگر معمولات میں بھی رَتی بھر فرق نہیں آیا۔ تقریباً چار سال بعد بخار اور سردرد کی کیفیت طاری ہونا اور اس کے بعد وفات پا جانا، اس کو کوئی عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا کہ زہر کی وجہ سے چار سال بعد اثر ہوا ہے۔ اس ضمن میں جو حدیث بیان ہوئی ہے اس میں صرف ایک تکلیف کا اظہار ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا اور ہر کوئی جانتا ہے کہ بعض اوقات کوئی جسمانی تکلیف یا زخم یا بیماری کبھی کبھی خاص خاص موقعوں پر کسی سبب سے باہر آ جاتی ہے۔ خیبر کے موقع پر جو زہر اور گوشت آپ نے کھایا اس کے متعلق روایات کی تفصیل میں جائیں تو یہ بھی ملتا ہے کہ زہر ملا ہوا گوشت آپ نے منہ میں ڈال لیا تھا لیکن نگلا نہیں تھا لیکن اگر نگلا بھی تھا تو آپ کی بھرپور زندگی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ وفات کی وجہ بہرحال یہ نہیں تھی۔ احادیث میں یہ واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس میں زہر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھانے سے روک دیا تھا اور زہر ملانے والی عورت کو بلا کر پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہم نے اس لئے زہر ملایا تھا کہ اگر آپ اللہ کی طرف سے سچے رسول ہیں تو آپ بچ جائیں گے ورنہ ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ یہودی تو آپ کے بچنے کا اعلان کر رہے ہیں اور اس عورت کا یہ خیال تھا کہ اتنا خطرناک زہر تھا پھر بھی آپ بچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے معاف فرمایا تھا بلکہ روایات میں تو اس عورت کے اسلام قبول کر لینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں دو مرحومین کا ذکر کرتا ہوں جن کے جنازے غائب انشاء اللہ جمعہ کی نماز کے بعد میں پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم نصیر احمد صاحب جو مکرم علی محمد صاحب راجن پور کے بیٹے تھے۔ 21رنومبر 2019ء کو 63ء سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جنازہ ہے مکرم عطاء الکریم مبشر صاحب ابن میاں اللہ دتہ صاحب کِرتو ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا کا۔ 13رنومبر کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور انور نے مرحومین کی مغفرت، بلندی درجات اور ان کی اولاد اور نسلوں میں ان کی نیکیوں کے جاری رہنے کی دعا کی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad